بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَ كُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 52

ایڈیٹر منیر احمد خادم

نائبین قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 5

شرح چندہ سالانہ 200 روپے، بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ £ یا 40 امریکن ڈالر، بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ £

2 ذی الحجہ 1423 ہجری 4 تبلیغ 1382 ہش 4 فروری 2003ء

Postal Reg. No. PB\0154\2003 TO 2005

1504.
Er. M.Salam,
Dpty. Chief Engineer (P&M)Elect.
HPSEB Vidyut Bhawan,
Shimla - 171 004 (H.P)

قادیان 31 جنوری (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ آج حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور آنحضرت ﷺ کی صفت رأفت و رحمت کی بصیرت افروز تشریح بیان فرمائی۔

احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازئ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اے لوگو تم پر حج فرض کیا گیا ہے پس تم حج کرو

بیت اللہ شریف خدا تعالیٰ کا وہ پہلا گھر ہے جو بنی نوع انسان کے فائدے کیلئے بنایا گیا ہے

ارشاد باری تعالیٰ::

☆......اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ.

(البقرہ :159)

ترجمہ : یقیناً صفا اور مروہ شعائر اللہ میں سے ہیں۔ پس جو کوئی بھی اس بیت کا حج کرے یا عمرہ ادا کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا بھی طواف کرے۔ اور جو نفلی طور پر نیکی کرنا چاہے تو یقیناً اللہ شکر کا حق ادا کرنے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

☆......اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ.

ترجمہ : یقیناً پہلا گھر جو بنی نوع انسان (کے فائدے) کیلئے بنایا گیا وہ ہے جو بکہ میں ہے (وہ) مبارک اور باعث ہدایت بنایا گیا تمام جہانوں کیلئے۔

☆......فِيْهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ. (آلِ عمران :98-97)

ترجمہ : اس میں کھلے کھلے نشانات ہیں (یعنی) ابراہیم کا مقام اور جو بھی اس میں داخل ہوا وہ امن پانے والا ہو گیا۔ اور لوگوں پر اللہ کا حق ہے کہ وہ (اس کے) گھر کا حج کریں (یعنی) جو بھی اس (گھر) تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو اور جو انکار کردے تو یقیناً اللہ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ يَآاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلٰثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِىْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَآئِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَىْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَ اِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَىْءٍ فَدَعُوْهُ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو تم پر حج فرض کیا گیا ہے۔ پس تم حج کرو۔ ایک آدمی کہنے لگا اے اللہ کے رسول کیا ہر سال فرض ہے آپ چپ رہے اس نے تین مرتبہ کہا آپ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا ہر سال واجب ہو جاتا اور تم اس کی طاقت نہ رکھتے۔ پھر فرمایا جب تک میں تم کو چھوڑوں تم مجھ کو چھوڑ دو۔ پہلے لوگ اپنے نبیوں پر کثرت سے سوالات کرنے اور اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ جس وقت میں تم کو کسی کام کا حکم دوں جس قدر تم کو طاقت ہو کرو اور جس وقت تم کو کسی بات سے روکوں رک جاؤ۔

☆......وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَىُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ، قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ. (متفق علیہ)

ترجمہ : اسی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کونسا عمل افضل ہے، فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ کہا گیا پھر کونسا فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ کہا گیا پھر کونسا فرمایا مقبول حج۔

(متفق علیہ)

فرمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام::

حج سے صرف اتنا ہی مطلب نہیں کہ ایک شخص گھر سے نکلے اور سمندر چیر کر چلا جاوے اور رسمی طور پر کچھ لفظ منہ سے بول کر ایک رسم ادا کر کے چلا آوے۔ اصل بات یہ ہے کہ حج ایک اعلیٰ درجہ کی چیز ہے جو کمال سلوک کا آخری مرحلہ ہے، سمجھنا چاہئے کہ انسان کا اپنے نفس سے انقطاع کا یہ حق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کی محبت میں کھویا جاوے اور تعشق باللہ اور محبت الٰہی ایسی پیدا ہو جاوے کہ اس کے مقابلہ میں نہ اسے کسی سفر کی تکلیف ہو اور نہ جان مال کی پرواہ ہو نہ عزیز و اقارب سے جدائی کا فکر ہو۔ جیسے عاشق اور محب اپنے محبوب پر جان قربان کرنے کو تیار ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی کرنے سے دریغ نہ کرے۔ اس کا نمونہ حج میں رکھا ہے۔ جیسے عاشق اپنے محبوب کے گرد طواف کرتا ہے اسی طرح حج میں بھی طواف رکھا ہے۔ یہ ایک باریک نکتہ ہے۔ جیسا بیت اللہ ہے ایک اس سے بھی اوپر ہے جب تک اس کا طواف نہ کرو یہ طواف مفید نہیں اور ثواب نہیں۔ اس کا طواف کرنے والوں کی بھی یہی حالت ہونی چاہئے جو یہاں دیکھتے ہو کہ ایک مختصر سا کپڑا رکھ لیتے ہیں اسی طرح اس کا طواف کرنے والوں کو چاہئے کہ دنیا کے کپڑے اتار کر فروتنی اور انکساری اختیار کرے اور عاشقانہ رنگ میں پھر طواف کرے۔ طواف عشق الٰہی کی نشانی ہے۔ اور اس کے معنی یہ ہیں کہ گویا مرضات اللہ ہی کے گرد طواف کرنا چاہئے اور کوئی غرض باقی نہیں۔ (ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 9 صفحہ 123)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان::

دار العلوم دیو بند کی فریاد!

حال ہی میں ملک کے کچھ اخبارات میں دیو بند کے بعض ارباب حل وعقد کی طرف سے مضامین شائع ہوئے ہیں جس میں گویا حکام سے فریاد کی گئی ہے کہ بعض ہندو انتہا پسند تنظیمیں دار العلوم دیو بند اور اس سے ملحقہ مدارس کو مشکوک نگاہوں سے دیکھتی ہیں اور جا بجا انتہا پسند ہندو تنظیمیں تربیتی کیمپ لگا کر غیر مسلم نو جوانوں میں دیو بندی مدارس کے خلاف نفرت پیدا کرنے کیلئے نفرت سازی کر رہی ہیں۔ خاص طور پر ایک مضمون بعنوان ''دار العلوم کی کردار کشی کیوں'' میں تو بریلویوں سے بھی التجا کی گئی ہے کہ وہ دیو بندی بریلوی تفرقہ چھوڑ کر خدا کے لئے دیو بندیوں کی مدد کیلئے آگے آئیں۔

☆...... دیو بندی علماء کے ان مضامین میں خود کو حکومت کا وفادار بتاتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ:-

''جو کام سرکاری محکمہ جات کے ذریعہ اس خوبی کے ساتھ سرانجام نہیں پا سکتا وہ وسائل کی کم یابی اور بے سروسامانی کے باوجود ان مدارس کے ذریعہ انجام پا رہا ہے''

(روزنامہ اردو ٹائمز ممبئی 02-7-26)

☆...... مذکورہ فریاد میں مزید لکھا گیا ہے کہ:-

دار العلوم کے فرزند ملک کی تقدیر پر بوجھ نہیں بلکہ قوم کی عظمت کے سرتاج ہیں دار العلوم دیو بند اور اسلامی (دیو بندی) مدارس میں انسانی دوستی، رواداری، حق نوازی اور وفا شعاری کا درس دیا جاتا ہے یہاں سے فارغ ہونے والے افراد قومی وقار کے محافظ اور ملکی غیرت وعظمت کے امین ہیں جو قومی خزانہ سے ایک پائی لئے بغیر خود اپنے ملی سرمایہ سے تعلیمی وتربیتی بے لوث خدمات انجام دے کر ملک وقوم کو اپنے عظیم احسانات سے گراں بار کر رہے ہیں'' (روزنامہ اردو ٹائمز ممبئی 02-7-26)

☆ دار العلوم کی انتظامیہ نے اپنی فریاد میں آگے ہندو انتہا پسند تنظیموں اور ان کے حوالہ سے حکومت سے پوچھا ہے کہ:-

''سوال یہ ہے کہ آخر دار العلوم دیو بند یا مدارس اسلامیہ (دیو بند) کا قصور کیا ہے؟ کیا ان کا قیام دستورِ ہند کے خلاف ہے؟ کیا ان میں پڑھائے جانے والے مضامین ملک کی سلامتی کے لئے خطرہ ہیں؟ کیا ان کے ذرائع آمدنی قانون کے خلاف ہیں؟ کیا ان سے وابستہ افراد ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہیں؟ کیا مدارس ملک کی ترقی میں کوئی رکاوٹ ڈال رہے ہیں اور کیا ان مدارس کی تعلیمات سے ملک میں بسنے والے کسی دوسرے مذہب یا عقیدہ کے حاملین کو کوئی ٹھیس پہنچتی ہے؟ (ایضاً)

☆...... دار العلوم دیو بند نے اپنی فریاد میں انتہا پسند ہندوؤں کے نفرت کے اس کاروبار کو وارننگ دیتے ہوئے مزید لکھا کہ:-

''آج جو فرقہ پرست لوگ نفرت کی تحریک چلا رہے ہیں شاید انہیں خود بھی اندازہ نہیں کہ وہ یقیناً خوفناک آگ کا کھیل کھیل رہے ہیں یہ آگ اگر خدانخواستہ مزید پھیلی تو کسی فرقہ تک محدود نہیں رہے گی بلکہ پورے ملک کو جلا کر بھسم کر دے گی اور پھر جو آگ لگانے والے ہیں وہ بھی اس آگ میں جل کر تاریخ کا عبرتناک باب بن جائیں گے اس لئے ضروری ہے کہ ان فتنہ پروروں کی حرکتوں کا سخت نوٹس لیا جائے''

☆...... دار العلوم دیو بند اپنی فریاد کے آخر میں بریلوی حضرات کو پکارتے ہوئے لکھتا ہے:-

مسلمان آپسی فروعی اختلاف کو بالائے طاق رکھ کر ایک مضبوط دیوار بن جائیں یہ نہ سوچیں کہ یہ سب تو دیو بندی مدارس کے خلاف ہو رہا ہے ہمارا تو دیو بند سے تعلق نہیں لہٰذا ہم کیوں دفاع کریں یہ محض خام خیالی ہے بلکہ پرلے درجہ کی جہالت اور عصبیت ہے جس کا اظہار آج ایک ناعقبت اندیش طبقہ کی طرف سے کیا جا رہا ہے اس لئے کہ جب بُرا وقت آتا ہے تو یہ نہیں دیکھا جاتا ہے کہ کون دیو بندی ہے اور کون بریلوی'' (ایضاً)

یہ ایک حقیقت ہے کہ 11 ستمبر کے بعد جب سے کہ امریکہ پر حملہ ہوا اور امریکہ نے پاکستان کی مدد سے افغانستان کے القاعدہ پر ان کے حریفوں کو ڈھال بنا کر بے تحاشا قوت کا استعمال کیا نہ صرف افغانستان بلکہ پاکستان کے مسلمان بھی امریکہ کے زیر عتاب ہیں۔ اپنی اپنی حکومتوں کے توسط سے پاکستانی حکومت نے ان دیو بندی احراری اور جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے مجاہدین پر شکنجہ کسا ہے جو کہ مختلف ناموں سے جہادی گروپ بنا کر پاکستان میں فرقہ وارانہ خیالات پھیلا رہے تھے ان میں دیو بندی گروپ سپاہ صحابہ بھی شامل ہے اور شیعہ گروپ سپاہ محمد بھی شامل ہے۔ ان سب فرقوں پر چاہے وہ دیو بندی یا ان کے حلیف فرقے ہوں یا شیعہ اور ان کے حلیف فرقے۔ حکومت پاکستان نے پابندی عائد کر دی ہے۔ اسی طرح ان سب فرقوں کے مدارس پر بھی کڑی نظر رکھی جا رہی ہے کہ کہیں ان میں ''مجاہدین'' تو تربیت نہیں پا رہے۔ اس طرح بیرونی ممالک سے تعلیم کے لئے آنے والے طلباء پر بھی پابندی لگائی جا رہی ہے کہ کہیں وہ ان مدارس میں تعلیم حاصل کر کے ملک میں ''جہاد'' کے نام پر ملک دشمن سرگرمیوں میں حصہ نہ لیں۔

اب جبکہ پاکستان اور افغانستان میں وہاں کی مسلم حکومتیں ان مدارس اور ان کی انتظامیہ و بیرونی طلباء پر پابندیاں عائد کر رہی ہیں تو ہندوستان میں تو انتہا پسند ہندو طاقتوں کو اس حوالہ سے مزید تقویت مل گئی ہے کہ وہ بھی پاکستان کے نقشِ قدم پر چل کر یہاں کے مدارس کے خلاف کاروائیاں کریں بلکہ وہ تو پاکستان سے بڑھ کر کارروائیاں کرنے کی امید میں ہیں۔

ذرا ٹھنڈے دل سے سوچئے کہ کیا یہ ویسا ہی حشر نہیں ہے جو پاکستان میں احمدیوں کو کافر قرار دینے کے بعد ہندوستان میں ہوا۔ پاکستان کی حکومت نے جب 1974ء میں احمدیوں کو سیاسی اغراض کے ماتحت کافر قرار دیا اور جنرل ضیاء الحق نے اپنے ڈکٹیٹرشپ کے زمانہ کو طول دینے کے لئے احمدیوں پر خلاف انسانیت پابندیاں لگائیں تو اس پر ہندوستان کے دیو بندیوں نے خوشیاں مناتے ہوئے پورے ملک میں گھوم گھوم کر مسلمانوں کے دماغوں کو یہ کہہ کر مسموم کر دیا تھا کہ جبکہ پاکستان نے قادیانیوں کو کافر قرار دے دیا ہے تو ہندوستان کے مسلمانوں کو بھی ان سے نفرت کرنی چاہئے اور پھر نفرت کی مزید آگ بھڑکاتے ہوئے حکومت ہند سے بھی ان دیو بندیوں نے درخواست کی تھی کہ پاکستان کی طرح ہندوستان میں بھی قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے اور دیو بندی نفرت کی یہ آگ پاکستان کے اپنے آقاؤں کے اشاروں پر گزشتہ 28 سال سے ہندوستان میں بھڑکاتے چلے جا رہے ہیں۔

آئندہ گفتگو میں ہم دیو بندیوں کی فریاد کے مختلف پہلوؤں پر نکتہ بہ نکتہ کچھ تحریر کریں گے اور ہم اپنے قارئین پر یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ دیو بندیوں کے متعلق ہم جو کچھ بھی لکھیں گے وہ اس بناء پر نہیں کہ ہمیں ان سے نفرت ہے ہم تو صرف اسلامی ہمدردی میں ان کو قرآن وحدیث کی روشنی میں صحیح لائن پر استوار کرنا چاہتے ہیں کیونکہ جب تک ان کے خلاف اسلام عقائد رہیں گے وہ ہمیشہ خود بھی دوسروں کے لئے دردِ سر بنے رہیں گے اور دوسرے بھی ان کے حوالے سے قرآن وحدیث کی زندگی بخش تعلیمات پر اعتراضات کی بوچھاڑ کرتے رہیں گے۔

(منیر احمد خادم)

آپ کے خطوط --- آپ کی رائے

اِن کی بھی سُنئے!

نوٹ:: یہ ایک برمی مسلمان ہیں جنہوں نے برما میں مسلمانوں کی مشکلات کا ذکر کیا ہے::

ہم ارکانی مسلمانوں کی دُکھ بھری داستان یہ ہے۔ ہمارے لئے اسلامی طور طریق کو اپنانا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ ہم ارکانی مسلمانوں سے دشمنی کی جاتی ہے۔ ہمیں مساجد و مدارس میں تقریر کرنے کی بالکل اجازت نہیں ہے۔ اگر ضرورت کے تحت مسجد بڑھانے کی ضرورت پڑے تو اس کی بھی اجازت نہیں ہے۔ اسی طرح تبلیغی جماعت کے لوگ جو مسجدوں میں گشت لگاتے ہیں ان پر بھی پابندیاں لگائی جاتی ہیں۔ ہم مسلمانوں کی زمین اور گھر بار میں مداخلت کی جاتی ہے جو ہماری آمدنی کی جگہ ہے اس زمین میں بھی ہمیں گھاس وغیرہ لگانے نہیں دیتے۔ اگر ہم کوئی سوال کریں تو کہتے ہیں کہ یہ تمہاری جگہ نہیں ہے تم بنگلہ دیس سے یہاں آ کر رہ رہے ہو اس لئے تمہیں اگر برما میں رہنا ہے تو ہمارے نوکر بن کر رہنا پڑے گا ورنہ بنگلہ دیش چلے جاؤ۔ ہم سے غیر ملکیوں جیسا برتاؤ کیا جاتا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے باپ دادا سب ارکان میں پیدا ہوئے ہیں۔ برمی مسلمان کوئی تجارت اور نوکری آزادی سے نہیں کر سکتے۔ ارکان ضلع میں بنگلہ دیش بارڈر کے قریب ایک گروہ جسکو ناساکا کہا جاتا ہے وہ مسلم بستی میں داخل ہو کر مرغی انڈا ترکاری اور کبوتر وغیرہ چھین کر لے جاتے ہیں اگر کوئی عورت منع کرے تو انہیں کو الٹا مارتے اور ظلم وستم کرتے ہیں۔ لہٰذا ہم برمی مسلمانوں کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ کوئی سہولت پیدا فرمائے۔ آمین۔

(عبد الامین ارکانی برمی)

خطبہ جمعہ

نجات کی فلاسفی یہی ہے کہ خدا سے پاک اور کامل تعلق پیدا کرنے والے اُس لازوال نور کا مظہر ہو جاتے ہیں۔

جس طرح انسان چاند اور سورج کا محتاج ہے اسی طرح روحانی ہدایت کے واسطے وحی الٰہی، انبیاء اور کتب الٰہیہ کا محتاج ہے

(اللہ تعالیٰ کی صفت النور کے تعلق میں خطبات کے سلسلہ کی آخری قسط)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۲۵/اکتوبر ۲۰۰۲ء مطابق ۲۵/اخاء ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له واشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرَ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا . وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ﴾

(سورة التغابن :۹)

آج کا یہ خطبہ بھی اللہ تعالیٰ کی صفت نور کے ذکر پر مشتمل ہے اور اس مضمون کی آخری قسط ہے۔ اس کے بعد انشاء اللہ دوسری صفات کا مضمون شروع ہو گا۔

حضرت سہل بن معاذؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے سورۃ الکہف کا ابتدائی اور آخری حصہ پڑھا تو اس کے لئے اس کے قدموں سے اس کے سر تک نُور ہی نُور ہو گا۔ اور جس نے یہ سورت پُوری پڑھی تو اس کے لئے آسمان اور زمین کے درمیان موجود ہر چیز کے برابر نور ہو گا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۴۳۹ مطبوعہ بیروت)۔

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جس طرح انسان چراغ اور روشنی کا محتاج ہے اور چاند اور سورج کا محتاج ہے اسی طرح روحانی ہدایت کے واسطے وحی الٰہی، انبیاء اور کتب الٰہیہ کا محتاج ہے“۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۔ ۱۸/جنوری ۱۹۱۲ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جو شخص ایک پاک فطرت اور کامل انسان سے ایسا تعلق حاصل کرتا ہے کہ گویا اُس کی جزو ہے تو قانون قدرت اسی طرح واقع ہے کہ وہ اس کے انوار میں سے حصہ لیتا ہے۔ غرض نجات کی فلاسفی یہی ہے کہ خدا سے پاک اور کامل تعلق پیدا کرنے والے اس لازوال نور کا مظہر ہو جاتے ہیں“۔ (چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳ ۔صفحہ ۴۱۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

”دنیا کا حقیقی نور وہی تھا جس نے دنیا کو تاریکی میں پاکر فی الواقع وہ روشنی عطا کی کہ اندھیری رات کو دن بنا دیا...... اندھے مخلوق پرستوں نے اس بزرگ رسول کو شناخت نہیں کیا جس نے ہزاروں نمونے سچی ہمدردی کے دکھلائے۔ لیکن اب مَیں دیکھتا ہوں کہ وہ وقت پہنچ گیا ہے کہ یہ پاک رسولؐ شناخت کیا جائے۔ چاہو تو میری بات لکھ رکھو کہ اب کے بعد وہ مردہ پرستی روز بروز کم ہو گی یہاں تک کہ نابود ہو جائے گی۔ کیا انسان خدا کا مقابلہ کرے گا؟ کیا ناچیز قطرہ خدا کے ارادوں کو ردّ کر دے گا؟ کیا فانی آدم زاد کے منصوبے الٰہی حکموں کو ذلیل کر دیں گے؟ اے سننے والو سنو! اور اے سوچنے والو سوچو اور یاد رکھو کہ حق ظاہر ہو گا اور وہ جو سچا نور ہے چمکے گا“۔ (تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

”مَیں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کا نام لے کر جھوٹ بولنا سخت بد ذاتی ہے کہ خدا نے مجھے میرے بزرگ واجب الاطاعت سیّدنا محمد ﷺ کی روحانی دائمی زندگی اور پورے جلال اور کمال کا یہ ثبوت دیا ہے کہ مَیں نے اس کی پیروی سے اور اُس کی محبت سے آسمانی نشانوں کو اپنے اوپر اُترتے ہوئے اور دل کو یقین کے نور سے پُر ہوتے ہوئے پایا۔ اور اس قدر نشان غیبی دیکھے کہ اُن کھلے کھلے نوروں کے ذریعہ سے مَیں نے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے۔“

(تریاق القلوب۔ صفحہ ۱۰۔۱۱)

الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ترجمہ ہے:

یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں کی طرف سے مدافعت کرے گا......... اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمر دیا ہوا۔ نور۔ اللہ کا روشن کیا ہوا۔ (تذکرہ صفحہ ۸۰۴۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

❀❀❀❀..........❀❀❀❀

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَطِعْ اَبَاكَ

اپنے باپ کی اطاعت کر

طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگو لین کلکتہ 700001
دکان: 248-5222'248-1652'243-0794
رہائش: 237-0471'237-8468

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers
Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039
Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of:
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

تجلّی گاہ عرفات میں دعا کی برکت سے
فضل ورحمت کا انقلاب آفریں ابدی نشان

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے ...... ☆ ...... اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت ربوہ

وحدت اقوام عالم کی مبارک بنیاد::

یوں تو ارض حرم کا ذرہ ذرہ رشک فردوس ہے مگر عرفات کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اسی سرزمین میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ سیدنا ابوالانبیاء ابراہیم علیہ السلام کو مناسک حج کا عرفان بھی حاصل ہوا اور یہ معرفت بھی نصیب ہوئی کہ ذبح اسمٰعیل سے متعلق رؤیا خالق کائنات ہی کی طرف سے ہے۔ جس پر آپ نے عرض کیا" عرفت یا رب انه منک " ازاں بعد آپ اپنے لخت جگر سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام اور اپنی چہیتی بیوی سیدہ حاجرہ کو مکہ کی وادیٔ بے آب و گیاہ میں چھوڑ کر واپس شام تشریف لے گئے اور پھر برسوں بعد عرفات میں ہی ان کی ملاقات ہوئی۔ (تفسیر کبیر از علامہ حضرت فخر الدین رازی زیر آیت فاذا افضتم من عرفات)

یہی وہ مقدس میدان ہے جس میں خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے 9 ذی الحجہ 10ھ مطابق 7-8 مارچ 632ء کو وہ شہرہ آفاق خطبہ حجۃ الوداع ارشاد فرمایا جو مسلمہ طور پر حقوق انسانی کا مثالی چارٹر ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ عرفات ہی میں 9 ذی الحجہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر الیوم اکملت لکم دینکم (المائدہ) کی معرکۃ الآراء آیت کا نزول ہوا۔ (بخاری باب تفسیر سورہ مائدہ) اس طرح رب العرش کے دربار آسمانی سے تکمیل ہدایت کا پرشوکت اعلان کر دیا گیا اور وحدتِ اقوام عالم کی مبارک بنیاد بھی رکھ دی گئی کیونکہ اللہ جلشانہ وعز اسمہ نے اپنی آخری مقدس کتاب میں خود رحمۃ للعالمین کی زبان مبارک سے یہ اعلان عام فرما دیا تھا کہ:-

قُلْ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا (الاعراف:159)

یعنی دنیا بھر کے لوگوں سے کہہ دے کہ میں کسی ایک قوم کے لئے نہیں بلکہ تمام دنیا کے لئے بھیجا گیا ہوں (صلی اللہ علیک یا رسول اللہ)

مکہ معظّمہ اقوام عالم کے اجتماع کا حقیقی مرکز::

خالق کائنات نے اقوام عالم کے اجتماع کا حقیقی مرکز ازل سے مکہ معظمہ کے بیت اللہ کو مقرر کر رکھا ہے یہی وہ متبرک و مقدس مقام ہے جہاں خدائے عز وجل اور اس کے آخری نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یونائیٹڈ نیشنز کا قیام مستقبل میں معرض وجود میں آنے والا ہے چنانچہ قرآن شریف میں ہے کہ::

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ (آل عمران: 97) یقیناً پہلا گھر جو بنی نوع انسان (کے فائدے) کے لئے بنایا گیا وہ بکہ میں ہے جو مبارک ہے اور تمام عالم کے لئے ہدایت پانے کا ذریعہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''خدا نے حکم دیا کہ ہر ایک محلہ کے لوگ اپنی اپنی محلہ کی مسجدوں میں پانچ وقت جمع ہوں اور پھر حکم دیا کہ تمام شہر کے لوگ ساتویں دن شہر کی جامع مسجد میں جمع ہوں یعنی ایسی وسیع مسجد میں سب کی گنجائش ہو سکے اور پھر حکم دیا کہ سال کے بعد عید گاہ میں تمام شہر کے لوگ اور نیز گرد ونواح دیہات کے لوگ ایک جگہ جمع ہوں اور پھر حکم دیا کہ عمر بھر میں ایک دفعہ تمام دنیا ایک جگہ جمع ہو یعنی مکہ معظمہ میں سو جیسے خدا نے آہستہ آہستہ امت کے اجتماع کو حج کے موقع پر کمال تک پہنچایا اول چھوٹے چھوٹے موقع اجتماع کے مقرر کئے اور بعد میں تمام دنیا کو ایک جگہ جمع ہونے کا موقع دیا سو یہی سنت اللہ خدا کی کتابوں میں ہے اور اس میں خدا تعالیٰ نے یہی چاہا ہے کہ وہ آہستہ آہستہ نوع انسان کی وحدت کا دائرہ کمال تک پہنچا دے۔ اول تھوڑے تھوڑے ملکوں کے حصوں میں وحدت پیدا کرے اور پھر آخر میں حج کے اجتماع کی طرح سب کو ایک جگہ جمع کر دیوے جیسا کہ اس کا وعدہ قرآن شریف میں ہے وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا (الکہف:100) یعنی آخری زمانہ میں خدا اپنی آواز سے تمام سعید لوگوں کو ایک مذہب پر جمع کر دے گا''

(چشمۂ معرفت صفحہ 138-137 اشاعت 15 مئی 1908ء)

وحدت اقوامی کے لئے تین اہم شرائط::

حضرت مسیح موعود بانیٔ سلسلہ احمدیہ اس ضمن میں مزید وضاحت فرماتے ہیں کہ::

چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گزرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے۔ پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہو لے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ (الصف:10) یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اسکو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلف ہو اس لئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔ کیونکہ اس عالمگیر غلبہ کے لئے تین امر کا پایا جانا ضروری ہے جو کسی پہلے زمانہ میں وہ پائے نہیں گئے۔ (ایضاً صفحہ 83-82)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان تین امر کی شرح و بسط کے ساتھ تفصیل بیان فرمائی ہے جن کا خلاصہ یہ ہے:

اول:: پورے اور کامل طور پر عالمی سطح پر ایسے فوق العادت سامان میسر آجائیں کہ گویا وہ ایک ہی شہر کے باشندے ہیں۔

دوم:: مذہبی کشتی اور قلمی جہاد کے لئے کتابوں کے چھاپنے کے لئے بکثرت مطابع بھی ہوں اور تیز رفتاری سے دنیا کے کناروں تک ان کو پہنچانے کے وسیع انتظامات بھی ہوں۔

سوم:: دنیا کی تمام قوموں کو جو شرق اور مغرب اور جنوب اور شمال میں رہتی ہیں یہ موقعہ مل سکے کہ وہ ایک دوسرے کے مقابل اپنے مذہب کی تائید میں خدا سے مدد چاہیں جو آسمانی نشانوں سے اس مذہب کی سچائی پر گواہی دے۔ (صفحہ 94-91)

الہام ربانی سے نائب محمد کا تقرر اور پُرسوز دعائیں::

مارچ 1882ء میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ پر ماموریت کا پہلا الہام نازل ہوا جس کے ساتھ ہی جناب الٰہی کی ازلی تقدیر کے مطابق آخری زمانہ کے نائب محمدی کے عہدہ کی تقرری بھی کی گئی چنانچہ آپ پر هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی ...... الخ

کی وحی ہوئی جسے آپ نے اس سال براہین احمدیہ حصہ سوم طبع اول کے صفحہ 239 پر شائع فرمادیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ حضرت اقدس قادیان میں گمنام زندگی گزار رہے تھے اور چند گنتی کے مخلصین کے سوا کوئی آپ کا دلی آشنا نہ تھا اور پوری دنیا پر دجالی طاقتیں محیط تھیں اور آپ نیم شبی دعاؤں سے اپنی سجدہ گاہوں کو تر کئے ہوئے تھے کہ اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں تھا۔ آپ خود فرماتے ہیں:

اندریں وقت مصیبت چارۂ ما بیکساں
جز دعائے بامداد و گریۂ اسحار نیست

(برکات الدعا صفحہ 32)

کہ اس مصیبت کے وقت ہم غریبوں کا علاج صبح کی دعا اور سحری کی گریہ وزاری کے سوا کچھ نہیں۔ آپ کی بے شمار دعاؤں میں سے نمونۃً فارسی کے صرف دو دعائیہ شعر ملاحظہ ہوں۔

ایں دو فکر دین احمد مغز جان ما گداخت
کثرت اعدائے ملت قلت انصار دیں
چوں مرا بخشیدۂ صدق اندریں سوز و گداز
نیست امیدم کہ ناکامم بمیرانی دریں

یعنی دین احمد کے متعلق ان دو فکروں نے میری جان کا مغز گلا دیا ہے۔ اعدائے ملت کی کثرت اور انصار دیں کی قلت جب تو نے مجھے اس سوز وگداز میں صدق بخشا ہے تو مجھے یہ امید نہیں کہ تو اس معاملہ میں مجھے ناکامی کی موت دے گا۔

میدان عرفات میں درد انگیز اجتماعی دعا::

1885ء کے اوائل میں لدھیانہ کے ممتاز صوفی اور آپ کے عقیدتمند حضرت صوفی احمد جان حج بیت اللہ شریف کے مبارک سفر پر روانہ ہونے لگے تو حضرت اقدس نے اپنے قلم سے انہیں ایک دردانگیز دعا تحریر فرمائی اور لکھا'' اس عاجز ناکارہ کی ایک عاجزانہ التماس یاد رکھیں کہ جب آپ کو بیت اللہ کی زیارت بفضل اللہ تعالیٰ نصیب ہو تو اس مقام محمود مبارک میں انہیں لفظوں سے مسکنت اور غربت کے ساتھ بحضور دل اٹھا کر گزارش کریں''

نیز یہ ہدایت فرمائی کہ:-

'' آپ پر فرض ہے کہ انہیں الفاظ سے بلا تبدیل و تغیر بیت اللہ میں حضرت ارحم الراحمین میں اس عاجز کی طرف سے دعا کریں''

چنانچہ حضرت صوفی صاحبؓ نے حضرت کے ارشاد کی تعمیل میں 9 ذی الحجہ 1302ھ بمطابق 19 ستمبر 1885ء کو میدان عرفات میں پڑھی آپ کے پیچھے اس وقت ان کے بیس بائیس خدام اور عقیدتمند تھے جن میں حضرت شہزادہ عبدالمجید رضی اللہ عنہ مبلغ ایران، حضرت خان صاحب محمد امیر خان صاحب اور حضرت قاضی زین العابدین صاحب سرہندی رضی اللہ عنہم اور حضرت صوفی صاحب کے فرزند حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحبؓ بھی شامل تھے۔ صوفی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مکتوب مبارک ہاتھ میں لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا میں یہ خط بلند آواز سے پڑھتا ہوں تم سب آمین کہتے جاؤ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اس تاریخی دعا کے الفاظ یہ تھے۔

''اے ارحم الراحمین ایک بندہ عاجز اور ناکارہ پُر خطا اور نالائق غلام احمد جو تیری زمین ملک ہند میں ہے اس کی یہ عرض ہے کہ ارحم الراحمین تُو مجھ سے راضی ہو اور میری خطیات اور گناہوں کو بخش کہ تُو غفور و رحیم ہے اور مجھ سے وہ کام کرا جس سے تو بہت راضی ہو جائے مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دوری ڈال اور میری زندگی اور میری موت اور میری ہر یک قوت اور جو مجھے حاصل ہے اپنی ہی راہ میں کر اور اپنی ہی محبت میں مجھے زندہ رکھ اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار اور اپنے ہی کامل تبعین میں مجھے اٹھا اے ارحم الراحمین جس کام کی اشاعت کے لئے تو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کے لئے تو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے اس کو اپنے ہی فضل سے انجام تک پہنچا اور اس عاجز کے ہاتھ سے حجت اسلام مخالفین پر اور ان سب پر جواب تک اسلام کی خوبیوں سے بے خبر ہیں پوری کر وراس عاجز اور اس عاجز کے تمام دوستوں اور مخلصوں ور ہم مشربوں کو مغفرت اور مہربانی کی نظر سے اپنے ظل حمایت میں رکھ کر دین و دنیا میں آپ ان کا متکفل اور متولی ہو جا اور سب کو اپنی دارالرضاء میں پہنچا اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی آل اور اصحاب پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام و برکات نازل کر۔ آمین یا رب العالمین۔''

(قلمی نسخہ مکتوبات امام ہمام مرتبہ حضرت منشی حبیب الرحمن صاحب بحوالہ تاریخ احمدیت جلد دوم طبع دوم صفحہ 97-96)

عرش پر دعا کی قبولیت فضل و رحمت کے نشان کی صورت میں::

حضور کو اس پُرسوز مناجات کی بارگاہ ایزدی میں قبولیت کی بذریعہ الہام اطلاع دی گئی۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:-

''الہام ہوا دلم مے بلرزد چو یاد آورم۔ مناجات شوریدہ اندر حرم۔ شوریدہ سے مراد دعا کرنے والا ہے اور حرم سے مراد جس پر خدا نے تباہی کو حرام کر دیا ہو اور دلم بلرزد خدا کی طرف (سے) ہے۔ یعنی یہ دعائیں قوی اثر ہیں میں انہیں جلدی قبول کرتا ہوں یہ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت کا نشان ہے ...اس الہام میں خدا تعالیٰ کی اعلیٰ درجہ کی محبت اور رحمت کا اظہار ہے اور حرم کے لفظ میں گویا حفاظت کی طرف اشارہ ہے۔''

(الحکم 10 مئی 1902ء صفحہ 6 تذکرہ طبع سوم صفحہ 418-417 ناشر الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ اشاعت 1969ء)

عرفات مقام مجاہدہ و کشف::

قطب وقت ، سلطان طریقت حضرت جنید بغدادی (متوفی غالباً 298ھ مطابق 910ء) اقلیم تصوف کے ایسے عالی گوہر ہیں جن کی نسبت صدیوں قبل ایک عاشق رسول بزرگ کو عالم خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اور پیغمبروں کو اپنی ساری امت پر جتنا فخر ہے اتنا مجھے اکیلے جنید پر ہے۔

(تذکرۃ الاولیاء مرتبہ حضرت شیخ فریدالدین عطار'' باب 43 در ذکر جنید)

حضرت سید علی بن عثمان ھجویری نے ''کشف المحجوب'' میں ''کشف حجاب ہشتم۔ حج'' کے زیر عنوان حضرت جنید کی ایک عارفانہ گفتگو زیب قرطاس فرمائی ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عرفات مقام مجاہدہ بھی ہے اور مقام کشف بھی۔

سہروردی مسلک کے بانی شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروردیؒ (ولادت شعبان 539ھ جنوری 1145ء، وفات 632ھ مطابق 1335ء) اپنی مشہور عالم تالیف ''عوارف المعارف'' کے باب 27 کشف اور چلہ کشی کے لئے وقف کیا ہے اور لکھا ہے کہ:-

''صلحائے سلف کی ایک جماعت نے چلہ کشی کے لئے پورا ماہ ذیقعدہ اور ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن مخصوص کر لئے تھے''

(اردو ترجمہ صفحہ 378 ناشر مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی طبع دوم جنوری 1989ء)

بزرگان دین کی چلہ کشی کی بنیاد قرآن مجید کی رو سے حضرت موسیٰ کی کوہ طور پر چالیس روزہ حاضری پر اور حدیث کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل فرمان مبارک پر ہے:-

من اخلص اللہ اربعین یوما ظہرت ینابیع الحکمۃ من قلبہ علی لسانہ

(جامع الصغیر للسیوطی جلد 1 صفحہ 160 مطبوعہ المکتبہ الاسلامیہ سمندری لائل پور پاکستان مطبوعہ 1394ھ)

یعنی جس شخص نے خالصاً اللہ تعالیٰ کے لئے چالیس دن عبادت کی اس کے دل سے حکمت کے چشمے زبان پر موجزن ہو جاتے ہیں۔

ہوشیار پور میں چلہ کشی اور خدا کی بے پایاں محبت و رحمت::

حضرت لیث بن سعد امام مصری کا شمار اپنے دور کے ثقہ محدثین میں سے ہوتا ہے حضرت امام مالک بن انس کی نظر میں وہ صاحب فضیلت امام تھے اور حضرت ابن حبان کی رو سے وہ یگانہ روزگار فقیہ اور عالم تھے (تہذیب التہذیب الامام ابن حجر العسقلانی متوفی 852 زیر حالات حضرت لیث)

مجدد اسلام حضرت امام غزالی تحریر فرماتے ہیں کہ:

''لیث بن سعد کی سخاوت مشہور ہے یہی وجہ ہے کہ باوجود ہزار روپیہ آمدنی ہر روز کے ان پر زکوٰۃ واجب نہ ہوئی اور ایک بار کسی عورت نے ان سے تھوڑا شہد مانگا تو انہوں نے ایک مشک شہد اس کو دیا کسی نے پوچھا کہ اس کا کام تھوڑے سے بھی نکل جاتا آپ نے فرمایا اس نے اپنی حاجت کے موافق مانگا تھا ہم نے اس قدر دیا جس قدر خدا تعالیٰ نے ہم پر نعمت کی''

(مذاق العارفین اردو ترجمہ احیاء علوم الدین جلد سوم صفحہ 367 ناشر مکتبہ رحمانیہ انارکلی لاہور)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال قبل یہ عدیم المثال خبر دی کہ ''اللہ اجود جودا ثم انا اجود بنی آدم و اجودھم من بعدی رجل علم علما فنشرہ یاتی یوم القیامۃ امیرا وحدہ او قال امۃ واحدۃ۔

(عن انس بن مالک مشکوٰۃ کتاب العلم)

فرمایا اللہ سب سے بڑھ کر سخی ہے پھر تمام بنی آدم میں سے میں سخی ہوں اور میرے بعد وہ شخص سخی ہوگا جو علم سیکھ کر پھیلائے گا یہ شخص بروز قیامت اکیلا ہی امیر یا مجسم امت ہوگا چونکہ یہ عظیم الشان پیشگوئی آخری زمانہ کے نائب محمدی سے متعلق تھی اس لئے رحمت اتم اور سب سے عظیم سخی خدا نے بانی سلسلہ احمدیہ کو ہوشیار پور میں خلوت گزینی اور چلہ کشی کی ہدایت فرمائی جس کی تعمیل میں آپ 22 جنوری تا 16 مارچ اس شہر میں شیخ مہر علی رئیس شہر کے بالا خانہ پر گوشہ نشین ہو کر سرتا پا دعا بنے رہے۔ جس کے بعد خدائے کریم بزرگ و برتر نے 20 فروری کو وحدت اقوامی کے آسمانی منصوبہ کی تکمیل کے لئے دعائے عرفات کو اس شان سے شرف قبولیت بخشا کہ انسان ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتا ہے اور عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

فضل و رحمت کے دائمی نشان کا الہامی متن

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ نے اپنے قلم سے 20 فروری 1889ء کو فضل و رحمت کے دائمی نشان کا الہامی متن حسب ذیل الفاظ میں بذریعہ اشتہار شائع کیا۔ (یہ اشتہار امرتسر کے اخبار ''ریاض ہند'' مطبوعہ یکم مارچ 1886ء صفحہ 148-147 پر اشاعت پذیر ہوا اور تاریخ احمدیت جلد نہم صفحہ 480 پر اس اخبار کے جملہ اوراق کا عکس شائع شدہ ہے)

''خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جل شانہ عز اسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے، وہ نوراللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکانا امرا مقضیا۔

پھر خدائے کریم جل شانہ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر یک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائیگی اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کریگا۔ خدا تیری برکتیں ارد گرد پھیلائے گا اور ایک اجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دے گا تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلالوں گا پر تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال

لیں نہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی و نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اوران کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اوران میں کثرت بخشوں گا اوروہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تابروز قیامت غالب رہیں گے ...... خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اوروہ علی حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے تو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیاء بنی اسرائیل (یعنی ظلی طور پر ان سے مشابہت رکھتا ہے) تو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔''

نشان فضل و رحمت کے پانچ محیر العقول پہلو::

اگر ہم بصیرت و فراست کی نگاہ سے ان الہامی الفاظ کا گہرا مطالعہ کریں تو خدائی بشارتوں پر مشتمل ان عبارتوں سے فضل و رحمت کے انقلاب آفریں اور عالمی اور دائمی نشان کی خصوصیات نمایاں ہوکر سامنے آجاتی ہیں

اول:: جیسا کہ بتایا جا چکا ہے دعائے عرفات اور چلہ کشی ہوشیار پور کے نتیجہ میں عطا ہونے والا یہ نشان وقتی نہیں ابدی شان کا حامل ہے۔

دوم :: اللہ عز وجل نے حضرت بانی سلسلہ کی وحدت اقوام عالم سے متعلق سرگرمیوں کے اثرات کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کے لئے آپ کی زندگی میں ہی ایک موعود فرزند یعنی مصلح موعود کی خوشخبری دی اور اس کی متعدد ایسی بے مثال اور حیرت انگیز علامتیں بتادیں جن کا پورا ہونا خدا کی آسمانی قدرت کے سوا ممکن ہی نہیں تھا بالفاظ دیگر ''ابراہیم وقت'' کو ایک ایسے 'اسماعیل وقت' کی خبر دی جو فلما بلغ معہ السعی (الصفت:103) کا مصداق بنکر آپ کی زندگی ہی میں آپ کا دست و بازو بننے والا تھا اور یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ پورا عالم اسلام ایک ابراہیم کی آمد کا صدیوں سے منتظر ہے ڈاکٹر سر محمد اقبال شاعر مشرق کا مشہور شعر ہے۔

یہ دور اپنے ابراہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لاالہ الا اللہ
(ضرب کلیم)

سوم: ان الہامی الفاظ میں حضرت بانی سلسلہ کی دعوت حق کو اکناف عالم تک پہنچانے اور آپ کے نام اور کام ہمیشہ کے لئے قائم و دائم رکھنے کی ذمہ داری خود خالق کائنات نے اٹھالی۔

چہارم :: حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے مشاہیر اکابر سادات دہلی میں سے حضرت خواجہ میر درد کے خاندان سے اپنے تعلق دامادی کا تذکرہ کرتے ہوئے رقم فرمایا ہے کہ ''چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اوراس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کی جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دے''

ضمنا یہاں یہ تذکرہ نہایت ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ رابع سیدنا علی المرتضیٰ کی ایک حدیث نبوی کے مطابق آنحضرت اور بہت سے سابق انبیاء نے عرفات میں جو سب سے عظیم دعا کی وہ یہ تھی کہ اللھم اجعل فی قلبی نوراً وفی سمعی نوراً وفی بصری نوراً

(کنز العمال جلد 5 صفحہ 73 ناشر مؤسسۃ الرسالہ بیروت اشاعت 1409ھ 1989ء)

یعنی اے میرے اللہ میرے دل کان اور آنکھوں کو نور سے بھر دے۔

بہر کیف حضرت اقدس آگے تحریر فرماتے ہیں کہ:-

'' یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے''

(تریاق القلوب طبع اول صفحہ 147 تالیف 1900ء روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 275)

اس پس منظر میں خدائے عز وجل نے ایک طرف آپ کے مقدس خاندان کے ممالک عالم میں پھیلنے کی بشارت دی اور دوسرے طرف آپ کے مخالف پہلے خاندان کے صفحہ ہستی سے یکسر معدوم کئے جانے اور قصہ پارینہ بن جانے کی جلالی پیشگوئی فرمائی۔

پنجم :: مندرجہ بالا الہامی عبارتوں میں حضرت بانی سلسلہ کو تین سال قبل ایک ایسی عالمگیر جماعت کی خوشخبری دی گئی جو وحدت اقوام عالم کو نقشہ عالم میں جگہ دینے کی بدولت دنیا بھر میں اکثریت حاصل کرے گی بڑی بڑی بادشاہتیں اس کے زیر سایہ پناہ لیں گی اور یہ غلبہ قیامت تک رہے گا۔

اسلامی تاریخ کا فقید المثال نشان::

پوری اسلامی تاریخ شاہد ہے کہ خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اگر چہ آج تک لاکھوں کروڑوں بلکہ کھربوں عشاق رسول عرفات میں دعائیں کر چکے ہیں مگر عالی مرتبہ سلف صالحین رحمھم اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی بزرگ کی نسبت بھی ثابت نہیں کیا جاسکتا ہے کہ ان کی عرفات میں دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں فضل و رحمت کا ایسا کوئی دائمی نشان دیا گیا ہو۔ بلاشبہ یہ نشان بے نظیر اور اپنی مثال آپ ہے جس کے اکثر پہلو خارق عادت رنگ میں پوری شان و شوکت اور آب و تاب سے پورے ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ اور ٹھیک ایک سو سولہ (116) برس قبل کے اس آسمانی نوشتہ کے عین مطابق

جلسے (قادیاں) دے پرونیں

اڈّے اُڈّے آئے نے عشق دے مارے نے
مہدی دے بُوئے اگّے ڈیرے اپناں لائے نے
مہدی دے عاشقاں نُوں سو سو ودھائیاں سو سو ودھائیاں
جلسے تے آیا نُوں سو سو ودھائیاں سو سو ودھائیاں
کوئی آیا چین توں، تے امریکہ تے جاپان توں
یورپ انگلستان توں تے کوئی پاکستان توں
مہدی دے مسافراں نُوں سو سو ودھائیاں سو سو ودھائیاں
دیکھن نہ کنڈا کوئی ،نہ کوئی را اے
مست مست آندے نے مہدی دی جا اے
مہدی دے مریداں نُوں سو سو ودھائیاں سو سو ودھائیاں
جدوں دی اے ویندے نے اُچّے منارے نُوں
کر دے نے یاد او اپنے پیارے نُوں
مہدی دے ملنگاں نُوں سو سو ودھائیاں سو سو ودھائیاں
اپناں ملنگاں دا تے عشق ہی کج ہور وے
چانی رات وِچ جیویں چن تے چکور وے
مہدی دے چکوراں نُوں سو سو ودھائیاں سو سو ودھائیاں
قادیں آن والیاں نُوں اپناں ملنگاں نُوں
اپناں عاشقاں نُوں سو سو ودھائیاں سو سو ودھائیاں
جلسے تے آیا نُوں سو سو ودھائیاں سو سو ودھائیاں

ملنگ قادیان منصور احمد بی ٹی لندن

نمایاں کامیابی اور درخواست دعا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم محمود احمد خالد صاحب کے بیٹے عزیز نوید احمد خالد، ابوڈ آف پیس نے سال 2002 میں ایبری کالجیٹ انسٹی ٹیوٹ سے گریڈ 12 میں برطانیہ کے پرنس ایڈورڈ سے گولڈ میڈل حاصل کیا ہے۔ عزیز نوید مکرم پروفیسر شیخ محبوب عالم خالد صاحب ،صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے پوتے اور مکرم مولانا مرزا محمد ادریس صاحب مرحوم مشنری انڈونیشیا کے نواسے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

عالمگیر جماعت احمدیہ اپنے موجودہ مقدس امام ہمام کی ولولہ انگیز قیادت میں نہایت برق رفتاری سے اپنی منزل مقصود کی طرف رواں دواں ہے ہر نیا دن نئی سے نئی انقلابی کامیابیوں کے ساتھ طلوع ہو رہا ہے کیا دنیا کے ایک سرے سے لیکر دوسرے تک کوئی ایسا صاحب بصیرت شخص موجود ہے جو ان فتوحات نمایاں کا انکار کر سکے؟ کوئی نہیں، ایک بھی نہیں، ہرگز نہیں۔

وحدت اقوام عالم کے لئے نائب مصطفیٰ کی عاجزانہ دعا::

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی زندگی کی آخری ضخیم تصنیف چشمہ معرفت میں (جو آپ کے وصال سے صرف گیارہ روز قبل 15 مئی 1908 کو مطبع انوار احمدیہ مشین قادیان سے باہتمام حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب شائع ہوئی) اپنے مولائے حقیقی کے حضور اپنے مقصد بعثت (وحدت اقوامی) کے منصہ شہود پر جلد آنے کی التجا کرتے ہوئے لکھا:-

''یہ زمانہ بھی اس بات کا حق رکھتا تھا کہ اس کی اصلاح کے لئے کوئی خدا کا مامور آوے۔ پس وہ مسیح موعود ہے جو موجود ہے۔ اور زمانہ حق رکھتا تھا کہ اس نازک وقت میں آسمانی نشانوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی دنیا پر حجت پوری ہو سو آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور آسمان جوش میں ہے کہ اس قدر آسمانی نشان ظاہر کرے کہ اسلام کی فتح کا نقارہ ہر ایک ملک میں اور ہر ایک حصہ دنیا میں بج جائے۔ اے قادر خدا تو جلد وہ دن لا کہ جس فیصلہ کا تو نے ارادہ کیا ہے وہ ظاہر ہو جائے اور دنیا میں تیرا جلال چمکے اور تیرے دین اور تیرے رسول کی فتح ہو آمین ثم آمین''

(صفحہ 87 طبع اول)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ ☆☆☆

هستی باری تعالیٰ (قبولیتِ دعا کے آئینہ میں)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2002ء ==== (محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم دار القضا قادیان)

آں خدائیکہ از خلق وجہاں بے خبر اند
برمن جلوہ نمود است اگر اہلی بپذیر
(بانی جماعت احمدیہ)

ترجمہ:- وہ خدا جس سے مخلوق اور لوگ بے خبر ہیں اُس نے مجھ پر تجلّی کی ہے۔ اگر تو عقل مند ہے تو مجھے قبول کر حضرت بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی۔ جنہیں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز کامل کی خلعت عطا فرما کر۔ تمام روئے زمین کے انسانوں کی ہدایت کا کام سپرد فرمایا ہے۔ اپنے منصب خداداد کا اظہار اس طور پر فرماتے ہیں۔

''میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کا نام لے کر جھوٹ بولنا سخت بدذاتی ہے کہ خدا نے مجھے میرے بزرگ واجب الاطاعت سیدنا حضرت اقدس محمد ﷺ کی روحانی دائمی زندگی اور پورے جلال اور کمال کا یہ ثبوت دیا ہے کہ میں نے اُس کی پیروی سے اور اُس کی محبت سے آسمانی نشانوں کو اپنے اوپر اُترتے ہوئے اور دل کو یقین کے نور سے پُر ہوتے ہوئے پایا اور اس قدر نشان غیبی دیکھے کہ ان کھلے کھلے نوروں کے ذریعہ سے میں نے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے خدا کے عظیم الشان نشان بارش کی طرح میرے پر اُتر رہے ہیں اور غیب کی باتیں میرے پر کھل رہی ہیں۔ ہزار ہا دعائیں اب تک قبول ہو چکی ہیں اور تین ہزار سے زیادہ نشان ظاہر ہو چکا ہے۔ ہزار ہا معزز اور متقی اور نیک بخت آدمی اور ہر قوم کے لوگ میرے نشانوں کے گواہ ہیں۔ اور تم خود گواہ ہو....... کیونکہ میں اُس زندگی میں سے نور لیتا ہوں جو میرے نبیؐ متبوع کو ملی ہے (تریاق القلوب صفحہ:12) سو خدا نے میرے پر یہ احسان کیا ہے کہ اُس نے تمام دنیا میں سے مجھے اس بات کے لئے منتخب کیا ہے کہ تا وہ اپنے نشانوں سے گمراہ لوگوں کو راہ راست پر لاوے۔ تا وہ لوگ شرمندہ ہوں۔ جنہوں نے خدا کے دینِ اسلام پر ناحق جھوٹے الزام لگائے۔ سو اسی وجہ سے میں نشانوں کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔ اِس کتاب (تریاق القلوب) کے دیکھنے سے ہر ایک طالب حق کو معلوم ہوگا کہ اِس بندۂ حضرت عزّت سے اُسی کے فضل اور تائید سے اسقدر نشان ظاہر ہوئے ہیں کہ اس تیرہ سو برس کے عرصہ میں افراد اُمّت میں سے کسی اور میں انکی نظیر تلاش کرنا ایک طلب محال ہے۔ مثلاً انہیں نشانوں کو جو اس کتاب تریاق القلوب میں بطور نمونہ بیان کئے گئے ہیں ذہن میں رکھکر پھر ہر ایک چشتی، قادری، نقشبندی، سہروردی وغیرہ میں انکی تلاش کرو اور تمام وہ لوگ جو اس اُمت میں قطب اور غوث اور ابدال کے نام سے مشہور ہوئے ہیں اُنکی تمام زندگی میں انکی نظیر ڈھونڈو پھر اگر نظیر مل سکے تو جو چاہو کہو۔ ورنہ خدائے غیور اور قدیر سے ڈر کر بے باکی اور گستاخی سے باز آجاؤ (تریاق القلوب صفحہ:208) پھر فرماتے ہیں:- ''میرے نشانوں کیلئے اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا کہ کم سے کم ہزار متدین نیک چلن میری جماعت میں سے قسم اُٹھا کر اور قرآن شریف ہاتھ میں لے کر یہ گواہی دے سکتے ہیں کہ انہوں نے میرے نشان اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ اور اگر میری جماعت سے قطع نظر کر کے اور لوگوں کی گواہیاں بھی طلب کی جائیں۔ جو میری جماعت میں سے نہیں ہیں اور بعض ہندو، بعض عیسائی اور بعض سکھ اور بعض مخالف العقیدہ مسلمان ہیں۔ تو میں اس بات کا ثبوت دے سکتا ہوں بلکہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر یہ بات کہتا ہوں کہ اگر وہ تمام گواہ عرفات کے میدان میں کھڑے کئے جائیں جو میرے نشانوں کے مشاہدہ کے گواہ ہیں۔ یعنی اُس میدان میں کھڑے کئے جائیں جہاں بیت اللہ کے حج کرنے کے دنوں میں۔ دنیا کے تمام حاجی کھڑے ہوتے ہیں۔ تو وہ تمام میدان ان گواہوں سے بھر جائے اور بہت سے باقی رہیں۔ جو اس میں سما نہ سکیں۔ تو اب بتاؤ کہ کیا اس سے بڑھکر دنیا میں کوئی ثبوت ہو سکتا ہے۔ (تریاق القلوب صفحہ:206)

''میں کمال ادب و انکسار حضرات علماء مسلمانان، علماء عیسائیاں و پنڈتاں و آریاں یہ اشتہار بھیجتا ہوں اور اطلاع دیتا ہوں کہ میں اخلاقی واعتقادی و ایمانی کمزوریوں اور غلطیوں کی اصلاح کیلئے دنیا میں بھیجا گیا ہوں اور میرا قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہے۔ انہیں معنوں میں میں مسیح موعود کہلاتا ہوں۔ کیونکہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ محض فوق العادت نشانوں اور پاک تعلیم کے ذریعہ سے سچائی کو دنیا میں پھیلاؤں میں اس بات کا مخالف ہوں کہ دین کیلئے تلوار اُٹھائی جائے اور مذہب کے لئے خدا کے بندوں کے خون کئے جائیں اور میں مامور ہوں کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے ان تمام غلطیوں کو مسلمانوں میں سے دور کر دوں اور پاک اخلاق اور بردباری اور حلم اور انصاف اور راستبازی کی راہوں کی طرف اُن کو بلاؤں۔ میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر میں صرف اُن باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بد اخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔

میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے۔ اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے اُن تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کردوں تو سب کے سب اُس شخص سے زیادہ دولت مند ہو جائیں گے۔ جسکے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھکر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے سچا خدا اور اُس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اُس کو پہچاننا اور سچا ایمان اُس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اُس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اُس سے پانا۔ پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے رہیں اور میں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔ میرا دل اُنکے فقر و فاقہ کو دیکھکر کباب ہو جاتا ہے۔ اُن کی تاریکی اور تنگ گذرانی پر میری جان گھٹی جاتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے اُن کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہر اُن کو اتنے ملیں کہ اُن کے دامن استعداد پُر ہو جائیں۔

ہر چیز اپنی نوع سے محبت کرتی ہے......

میں نوع انسان سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہوں...... اس لئے وہ خزانہ جو مجھے ملا ہے جو بہشت کے تمام خزانوں اور نعمتوں کی کنجی ہے وہ جوش محبت سے انسانوں کے سامنے پیش کرتا ہوں.......

میرا خدا جو آسمان اور زمین کا مالک ہے میں اُس کو گواہ رکھکر کہتا ہوں کہ میں اُس کی طرف سے ہوں اور وہ اپنے نشانوں سے میری گواہی دیتا ہے۔ اگر آسمانی نشانوں میں کوئی میرا مقابلہ کر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر دعاؤں کے قبول ہونے میں کوئی میرے برابر اُتر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر قرآن کے نکات اور معارف بیان کرنے میں کوئی میرا ہم پلہ ٹھہر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر غیب کی پوشیدہ باتیں اور اسرار جو خدا کی اقتداری قوت کے ساتھ پیش از وقت مجھ سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اُن میں کوئی میری برابری کر سکے تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ اب کہاں ہیں وہ پادری صاحبان جو کہتے تھے کہ نعوذ باللہ حضرت سیدنا و سید الوریٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی پیشگوئی یا اور کوئی امر خارق عادت ظہور میں نہیں آیا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ زمین پر وہ ایک ہی انسان کامل گذرا ہے جسکی پیشگوئیاں اور دعائیں قبول ہونا اور دوسرے خوارق ظہور میں آنا ایک ایسا امر ہے جو اب تک اُمت کے سچے پیروؤں کے ذریعہ سے دریا کی طرح موجیں مار رہا ہے۔ بجز اسلام وہ مذہب کہاں اور کدھر ہے جو یہ خصلت اور طاقت اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور وہ لوگ کہاں اور کس ملک میں رہتے ہیں۔ جو اسلامی برکات اور نشانوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اگر انسان صرف ایسے مذہب کا پیرو ہو جس میں آسمانی روح کی کوئی ملاوٹ نہیں تو وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ مذہب وہی مذہب ہے جو زندہ مذہب ہو اور زندگی کی روح اپنے اندر رکھتا ہو اور زندہ خدا سے ملاتا ہو۔ اور میں صرف یہی دعویٰ نہیں کرتا کہ خدا تعالیٰ کی پاک وحی سے غیب کی باتیں میرے پر کھلتی ہیں اور خارق عادت امر ظاہر ہوتے ہیں بلکہ یہ بھی کہتا ہوں کہ جو شخص دل کو پاک کر کے اور خدا اور اُس کے رسول پر سچی محبت رکھ کر میری پیروی کریگا۔ وہ بھی خدا تعالیٰ سے یہ نعمت

پائے گا۔ مگر یاد رکھو کہ تمام مخالفوں کے لئے یہ دروازہ بند ہے۔ اور اگر دروازہ بند نہیں ہے تو کوئی آسمانی نشانوں میں مجھ سے مقابلہ کرے اور یاد رکھیں کہ ہرگز نہیں کرسکیں گے۔ پس یہ اسلامی حقیت اور میری حقانیت کی ایک زندہ دلیل ہے۔''
(اربعین نمبر اوّل)

خدا تعالیٰ نے حضرت بانی جماعت احمدیہ کی سچائی پر سورہ فاتحہ کی دعا قبول فرما کر مہر تصدیق ثبت فرمائی ہے جسکا اظہار حضور نے اس طرح فرمایا ہے:-

اے دوستو جو پڑھتے ہو ام الکتاب کو
اب دیکھو میری آنکھوں سے اس آفتاب کو
یہ میرے رب سے میرے لئے اک گواہ ہے
یہ میرے صدق دعویٰ پر مہر اله ہے
میرے مسیح ہونے پہ یہ اک دلیل ہے
میرے لئے یہ شاہد رب جلیل ہے
پھر میرے بعد اوروں کی ہے انتظار کیا
توبہ کرو کہ جینے کا ہے اعتبار کیا

(کلام حضرت بانی جماعت احمدیہ)

''اِس (سورہ) مبارکہ میں خواص روحانی ہیں۔ وہ بھی ایسے اعلیٰ حیرت انگیز ہیں جن کو طالب حق دیکھکر اِس بات کے اقرار کے لئے مجبور ہوتا ہے کہ بلاشبہ وہ قادرِ مطلق کا کلام ہے چنانچہ منجملہ اُن خواصِ عالیہ کے ایک خاصۂ روحانی ''سورۃ فاتحہ'' میں یہ ہے کہ دلی حضور سے اپنی نماز میں اس کو وِرد کر لینا اور اس کی تعلیم کو فی الحقیقت سچ سمجھ کر اپنے دل میں قائم کر لینا تنویر باطن میں نہایت دخل رکھتا ہے۔ یعنی اِس سے انشراحِ خاطر ہوتا ہے اور بشریت کی ظلمت دور ہوتی ہے۔ اور حضرت مبداء فیض کے فیوض انسان پر وارد ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور قبولیت دعا کے انوار اس پر احاطہ کر لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ ترقی کرتا کرتا مخاطبات الٰہیہ سے سرفراز ہو جاتا ہے اور کشوفِ صادقہ اور الہاماتِ واضحہ سے تمتع تام حاصل کرتا ہے۔ اور حضرت الوہیت کے مقربین میں دخل پا لیتا ہے۔ اور وہ عجائبات القائے غیبی اور کلام لاریبی اور استجابت ادعیہ اور کشفِ مغیبات اور تائید حضرت قاضی الحاجات اُس سے ظہور میں آتی ہیں۔ کہ جس کی نظیر اس کے غیر میں نہیں پائی جاتی۔ اور یہ احقر ہر ایک طالب حق کی تسلّی کرنے کو تیار ہے اور نہ صرف مخالفین کو بلکہ اسمی رسمی موافقین کو بھی جو بظاہر مسلمان ہیں۔ مگر محجوب مسلمان جو قالبِ بے جان ہیں... سو یہ عاجز اِن سب صاحبوں کی خدمت میں باادب تمام عرض کرتا ہے کہ اب نہایت نیک موقعہ ہے کہ یہ احقر خادمین۔ اپنے ذاتی تجارب سے ہر ایک منکر کی پوری پوری اطمینان کر سکتا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ طالب حق بن کر اس احقر کی طرف رجوع کریں۔ اگر اس عاجز کے قول کی صداقت جیسا کہ چاہئے پایۂ ثبوت پہنچ جائے تو خدا سے ڈر کر اپنے باطل خیالات سے باز آئیں۔ اور طریقۂ حقہ اسلام پر قدم جمادیں۔ تا اس جہاں میں ذلت اور رسوائی سے اور دوسرے جہاں میں عذاب اور عقوبت سے نجات پاویں'' (براہین صفحہ ۶۳۳) ''یہ عاجز اپنے ذاتی تجربہ سے بیان کرتا ہے کہ فی الحقیقت سورہ فاتحہ مظہر انوار الٰہی ہے۔ اس قدر عجائبات اس سورہ کے پڑھنے کے وقت دیکھے گئے ہیں۔ جن سے خدا کے کلام کا قدر و منزلت معلوم ہوتا ہے۔ اس سورۃ مبارکہ کی برکت سے اور اس کے تلاوت کے التزام سے کشف مغیبات اس درجہ تک پہنچ گیا۔ کہ صدہا اخبار غیبیہ قبل از وقوع منکشف ہوئیں اور ہر ایک مشکل کے وقت اس کے پڑھنے کے حالت میں عجیب طور سے رفع حجاب کیا گیا اور قریب تین ہزار کے کشف صحیح اور رویائے صادقہ یاد ہے جو اب تک اس عاجز سے ظہور میں آچکے اور صبح صادق کے نکلنے کی طرح پوری بھی ہو چکی ہیں اور دو سو جگہ سے زیادہ قبولیت دعا کے آثار نمایاں ایسے مواقع پر دیکھے گئے جن میں بظاہر کوئی صورت مشکل کشائی کی نظر نہیں آتی تھی۔ اسی طرح بذریعہ الہامات صادقہ کے جو پیشگوئیاں اس عاجز پر ظاہر ہوئی ہیں جن میں سے بعض پیشگوئیاں جو مخالفوں کے سامنے پوری ہوگئی ہیں۔ اور پوری ہوتی جاتی ہیں یہ اس عاجز کے خیال میں دو انجیلوں کی ضخامت سے کم نہیں۔ اور یہ عاجز بطفیل متابعتِ حضرت رسول کریم محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ مخاطبات حضرت احدیت میں اس قدر عنایات پاتا ہے (جن کا کچھ تھوڑا سا نمونہ حاشیہ در حاشیہ براہین احمدیہ نمبر ۳ کے عربی الہامات میں لکھا گیا ہے۔ خداوند کریم نے اُس رسول مقبول کی متابعت اور محبت کی برکت سے اور اپنے پاک کلام کی پیروی کی تاثیر سے اس خاکسار کو اپنے مخاطبات سے خاص کیا ہے اور علوم لدنیا سے سرفراز فرمایا ہے اور بہت سے اسرارِ مخفیہ سے اطلاع بخشی ہے اور بہت سے حقائق و معارف سے اِس ناچیز کے سینہ کو پُر کر دیا ہے اور بارہا بتلایا ہے کہ یہ سب تجلیات و عنایات اور یہ سب تفضلات اور احسانات اور یہ سب الطافات اور توجہات اور یہ سب انعامات اور تائیدات اور یہ سب مکالمات و مخاطبات بیمن متابعت و محبت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

خدا تعالیٰ کی کفالت اور حاجت روائی کے نشانات

فرمایا ''ایسا اتفاق دو ہزار مرتبہ سے بھی زیادہ گذرا ہے کہ خدا تعالیٰ نے میری حاجت کے وقت مجھے اپنے الہام یا کشف سے یہ خبر دی کہ عنقریب کچھ روپیہ آنیوالا ہے اور بعض وقت آنے والے روپیہ کی تعداد سے بھی خبر دیدی اور بعض وقت یہ خبر دی کہ اس قدر روپیہ فلاں تاریخ میں اور فلاں شخص کے بھیجنے سے آنیوالا ہے اور ایسا ہی ظہور میں آیا اور اس بات کے گواہ بھی بعض قادیان کے ہندو اور کئی سو مسلمان ہوں گے جو حلفاً بیان کر سکتے ہیں اور اس قسم کے نشان دو ہزار یا اس سے بھی زیادہ ہیں اور یہ اس بات کی بھی دلیل ہے کہ کیونکہ خدا تعالیٰ حاجات کے وقت میں میرا متولی اور متکفل ہوتا رہا ہے اور کثرت عادت الٰہی مجھ سے یہی ہے کہ وہ پیش از وقت مجھے بتلا دیتا ہے کہ وہ دنیا کے انعامات میں سے کس قسم کا انعام مجھ پر کرنا چاہتا ہے اور اکثر وہ مجھے بتلا دیتا ہے کہ کل تو یہ کھائیگا اور یہ پیئے گا اور یہ تجھے دیا جائیگا اور ویسا ہی ظہور میں آجاتا ہے کہ جو وہ مجھے بتلاتا ہے اور ان باتوں کی تصدیق چند ہفتہ میرے پاس رہنے سے ہر ایک شخص کر سکتا ہے۔ ایسے نشان شیخ حامد علی مذکور اور لالہ شرمپت اور ملاوامل نے بہت دیکھے ہیں اور وہ حسب نمونہ قسم نمبر ۲ حلفاً بیان کر سکتے ہیں اور میری جماعت کے دوستوں میں سے کوئی کم ہوگا جس نے ایک دو مرتبہ بچشم خود ایسا نشان نہ دیکھا ہوگا۔''
(تریاق القلوب صفحہ ۶۴ و ۶۵)

قبولیتِ دعا کے پرشوکت نشانات

لَا تَيْئَسْ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ اَلَا اِنَّ رَوْحَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ۔ اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ يَأْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ يَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔ يَنْصُرُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ۔ يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ۔

(دیکھو صفحہ ۲۴۱ براہین احمدیہ مطبوعہ ۱۸۸۰ء ۱۸۸۲ء سفیر ہند پریس امرتسر)

ترجمہ: خدا کے فضل سے نومید مت ہو۔ یہ خیال مت کر کہ کوئی میری طرف التفات نہیں کرتا اور نہ کوئی میری نصرت کرتا ہے یہ بات سن رکھ کہ خدا کا فضل قریب ہے۔ خبردار ہو کہ خدا کی مدد قریب ہے۔ وہ مدد ہر ایک ایسی راہ سے تجھے پہنچے گی جو کبھی بند نہیں ہوگا۔ اور لوگ ہر ایک راہ سے آتے رہیں گے جو بند نہیں ہوگا۔ بلکہ لوگوں کے چلنے سے عمیق ہوتا رہے گا۔ یعنی لوگ ہر ایک راہ سے بکثرت تیرے پاس آئیں گے یہاں تک کہ راہیں عمیق ہو جائیں گی۔ یہ استعارہ اس منشاء کے ادا کرنے کیلئے ہے کہ سلسلہ رجوع خلائق کا کبھی بند نہیں ہوگا۔ اور یہ اُس زمانہ کی پیشگوئی ہے جبکہ مجھے کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔ مگر شاذ و نادر جو صرف چند ابتدائی زمانے کے تعارف والے تھے اور نہ گورنمنٹ کو میری طرف کچھ خیال تھا کہ اس کا اتنا بڑا سلسلہ قائم ہوگا۔ اور نہ اس ملک کے لوگوں میں سے کوئی پیشگوئی کرسکتا تھا کہ یہ غیر معمولی ترقی ایک دن ضرور ہوگی۔ مگر یہ خدا کا فعل ہے جو باوجود ہزار باروکوں کے جو قوم کی طرف سے اور مولویوں کی طرف سے ہوئیں۔ خدا نے میری اُس دعا کو قبول کر کے جو براہین احمدیہ کے صفحہ 242 میں ہے یعنی یہ کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا اپنے بندوں کو میری طرف رجوع دیا جب میں نے کہا اے میرے پروردگار مجھے اکیلا مت چھوڑ تو جواب دیا کہ میں اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔ اور جب میں نے کہا کہ میں نادار ہوں مجھے مالی مدد دے تو اُس نے کہا کہ ہر ایک راہ سے تجھے مدد آئیگی اور وہ راہیں عمیق ہو جائیں گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور یکوں کی کثرت سے قادیان کی سڑک کئی دفعہ ٹوٹ گئی۔ اُس میں گڑھے پڑ گئے اور کئی دفعہ سرکار انگریزی کو وہ سڑک مٹی ڈال کر درست کرانی پڑی اور پہلے اس سے قادیان کی سڑک کا یہ حال تھا کہ ایک یکہ بھی اُس پر چلنا شاذ و نادر کے حکم میں تھا اب ہر یک سال راہ یکوں کے باعث سے عمیق ہو جاتا ہے اور نیز خدا نے اسی سال میں قریب ستر ہزار کے اس جماعت کو پہنچا دیا۔ کون مخالف ہے جو اس بات کو ثابت کر سکتا ہے۔ کہ جب ابتدا میں یہ وحی الٰہی نازل ہوئی تو اُس وقت سات آدمی بھی میرے ساتھ تھے۔ مگر اس کے بعد ان دنوں میں ہزارہا انسانوں نے بیعت کی خاص کر طاعون کے دنوں میں جسقدر جوق در جوق بیعت میں داخل ہوئے اُس کا تصور خدا کی قدرت کا ایک نظارہ ہے۔ گویا طاعون دوسروں کو کھانے کے لئے اور ہمارے بڑھانے کیلئے آئی۔ ابھی معلوم نہیں کہ طاعون کی برکت سے کیا کچھ ترقی ہوگی۔ اِس برس میں تمام

بیعت کرنے والوں نے اپنے ذمہ لے لیا کہ کچھ نہ کچھ ماہانہ اس سلسلہ کی مدد میں نذر کیا کریں۔ سو اس ایک ہی برس میں ہزار ہا روپیہ کی آمد ہوئی اور ہزار ہا لوگ بیعت میں داخل ہوئے اور وہ الہام کہ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ عین طاعون کے دنوں میں پورا ہوا۔ اگر کوئی شخص براہین احمدیہ کو ہاتھ میں پکڑے اور میری پہلی حالت غربت اور تنہائی کو جو براہین احمدیہ کے زمانہ میں تھی قادیان میں آکر تمام ہندو۔ مسلمانوں سے دریافت کرے یا گورنمنٹ انگریزی کے کاغذات میں دیکھے کہ کب سے گورنمنٹ نے میرے سلسلہ کو ایک جماعت عظیم قرار دیا ہے۔ تو بلا شبہ وہ یقینی اور قطعی طور پر سمجھ لے گا کہ اس قدر خدا کی طرف سے حسب منشاء پیشگوئی کے نصرت ہونا اور ستر ہزار سے بھی زیادہ لوگوں کا بیعت میں داخل ہونا۔ باوجود تمام مولویوں کے شور و فریاد کرنے کے بے شک ایک معجزہ ہے۔ ورنہ خدا قادر تھا کہ اس سلسلہ کو ترقی سے روک دیتا اور مولویوں کے منصوبوں کو پورا کر دیتا یا مجھے ہلاک کر دیتا اور خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ اس طرح پر بھی ہر ایک پر ثابت ہو سکتا ہے کہ بتیس برس کے بعد ان دنوں میں پنجاب اور ہندوستان کے شہروں میں سے کوئی شہر خالی نہیں رہا۔ جس کے باشندوں میں سے کوئی نہ کوئی قادیان میں نہیں آیا۔ اور نہ کوئی ایسی طرف ہے۔ جس سے مالی مدد نہ آئی۔ اب سوچ لو کہ کیا اس قدر دور دراز عرصہ کے بعد غیب کی باتیں کیا بجز خدا کی وحی کے پورا ہونا کسی اور کی کلام میں یہ طاقت ہے۔ اگر انسان ایسا کر سکتا ہے تو نظیر کے طور پر پیش کرو کہ کس نے میری طرح گمراہی کی حیثیت میں ہو کر ظہور پیشگوئی کے دنوں سے بیس برس پہلے بذریعہ تحریر تمام دنیا میں شائع کیا کہ ایک دن وہ آنے والا ہے کہ میری یہ حالت گمنامی جاتی رہے گی اور ہزار ہا تحائف میرے پاس آئیں گے اور ہزار ہا لوگ دور دراز ملکوں کا سفر کر کے میرے ملنے کیلئے آئیں گے۔ میں جانتا ہوں کہ ایسی نظیر پیش کرنے پر ہرگز انسان قادر نہیں۔ (نزول المسیح نشان نمبر ۲ صفحہ: ۱۱۹ تا ۱۲۲)

دعا کی قبولیت سے مُردے زندہ کرنے کا نشان

حضرت بانی جماعت احمدیہ اپنی کتاب نزول المسیح کے صفحہ ۲۳۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"ایک دفعہ مجھے الہام ہوا رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِنَ السَّمَاءِ۔

ترجمہ: اے میرے رب مجھے دکھا کہ تو مُردہ کیوں کر زندہ کرتا ہے اور آسمان سے اپنی بخشش اور رحمت نازل فرما۔" اس الہام میں یہ خبر دی گئی کہ کبھی ایسا موقع آنیوالا ہے کہ ہمیں یہ دعا کرنی پڑے گی۔ اور وہ قبول ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہوا کہ ایک دفعہ ہمارا لڑکا مبارک احمد ایسا سخت بیمار ہوا کہ سب نے کہا وہ مر گیا ہے۔ ہم اُٹھے اور دعا کرتے ہوئے لڑکے پر ہاتھ پھیرتے تھے۔ تو لڑکے کو سانس آنا شروع ہو گیا تھا۔ علاوہ ازیں یہ الہام اس طرح سے بھی پورا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اب تک ہمارے ہاتھ سے ہزار ہا روحانی مُردے زندہ کئے ہیں اور کر رہا ہے۔ اس نشان کے حضور نے گواہوں کے اسماء اسی مذکورہ کتاب کے صفحہ ۲۳۶ تا صفحہ ۲۳۹ تحریر فرمائے ہیں۔

بانی جماعت احمدیہ کی طرف سے دنیائے عیسائیت پر زندہ خدا کی چہرہ نمائی کے نشان سے اتمام حجت::

حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں

"ایک بڑا بھاری معجزہ میرا یہ ہے کہ میں نے جس بدیہی ثبوتوں کے ذریعہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو ثابت کر دیا ہے اور اُن کی جائے وفات اور قبر کا پتہ دیدیا ہے۔ چنانچہ جو شخص میری کتاب "مسیح ہندوستان میں" اوّل سے آخر تک پڑھے گا۔ گو وہ مسلمان ہو یا عیسائی۔ یا یہودی یا آریہ ممکن نہیں کہ اس کتاب کے پڑھنے کے بعد اس بات کا وہ قائل نہ ہو جائے کہ مسیح کے آسمان پر جانے کا خیال لغو اور جھوٹ اور افترا ہے۔ جس سے انکار کرنا نہ صرف بعید از انصاف بلکہ انسانی حیا سے دور ہے" (تریاق القلوب صفحہ ۱۵، ۱۶)

علاوہ ازیں حضور نے روحانی طور پر ملکہ وکٹوریہ کی خدمت میں اپنی دو کتب ستارہ قیصریہ اور تحفہ قیصریہ اس سچائی کو بذریعہ روحانی توجہ و دعا منکشف کر کے دکھانے کی پیشکش کر کے صداقت اسلام یعنی ثبوت ہستی باری تعالیٰ کو اظہر من الشمس کے طور پر ثابت کیا ہے۔ تحفہ قیصریہ میں اس حقیقت کو اس طرح پیش فرمایا ہے فرماتے ہیں "اُس نے (خدا تعالیٰ نے) میرے پر ظاہر کیا ہے کہ وہ اکیلا اور غیر متغیر اور قادر اور غیر محدود خدا ہے۔ جس کی مانند اور کوئی نہیں اور اُس نے مجھے اپنے مکالمہ کا شرف بخشا اور اُس نے بلا واسطہ اپنے راہ کی مجھے تعلیم دی ہے اور مرور زمانہ سے جو قوموں کے عقیدہ میں غلطیاں واقع ہوئی۔ اُن سب پر مجھے مطلع فرمایا ہے اُس نے مجھے اس بات پر بھی اطلاع دی ہے کہ درحقیقت یسوع مسیح خدا کے نہایت پیارے اور نیک بندوں میں سے ہے اور اُن میں سے ہے جو خدا کے برگزیدہ لوگ ہیں۔ اور اُن میں سے ہے جن کو خدا اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنے نور کے سایہ کے نیچے رکھتا ہے۔ لیکن جیسا کہ گمان کیا گیا ہے خُدا نہیں ہے۔ ہاں خدا سے واصل ہے اور اُن کاملوں میں سے ہے جو تھوڑے ہیں۔"

"خدا کی عجیب باتوں میں سے جو مجھے ملی ہیں ایک یہ بھی ہے جو میں نے عین بیداری میں جو کشفی بیداری کہلاتی ہے یسوع مسیح سے کئی دفعہ ملاقات کی ہے اور اُس سے باتیں کر کے اُس کے اصل دعویٰ اور تعلیم کا حال دریافت کیا ہے۔ یہ ایک بڑی بات ہے جو توجہ کے لائق ہے کہ حضرت یسوع مسیح ان چند عقائد سے جو کفارہ اور تثلیث اور ابنیت ہے ایسے متنفر پائے جاتے ہیں کہ گویا ایک بھاری افترا ہے جو ان پر کیا گیا ہے۔ وہ یہی ہے یہ مکاشفہ کی شہادت بے پھل نہیں ہے۔ بلکہ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر کوئی طالب حق نیت کی صفائی سے ایک مدت تک میرے پاس رہے اور وہ حضرت مسیح کو کشفی حالت میں دیکھنا چاہے تو میری توجہ اور دعا کی برکت سے وہ اُنکو دیکھ سکتا ہے۔ اُن سے باتیں بھی کر سکتا ہے۔ اور اُنکی نسبت اُن سے گواہی بھی لے سکتا ہے۔ کیونکہ میں وہ شخص ہوں جسکی روح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی روح سکونت رکھتی ہے۔

قبولیت دعا کا شہرہ آفاق نشان

حضرت مسیح موعودؑ نے تمام دنیا کے مذاہب کے رہنماؤں کو بار بار چیلنج دیا کہ اگر واقعی تم سمجھتے ہو کہ خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے تو اسی ایک نکتے پر سب لڑائی کا فیصلہ ہوا چاہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی تائید کی لازماً کچھ علامتیں ہوتی ہیں ان علامتوں کی کسوٹی پر رکھ کر دیکھ لو کہ سچائی کس کے ساتھ ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی دوسرا مذہبی رہنما اس مقابلے کے لئے آمادہ نہ بھی ہو تو میری طرف سے یہ دعوت پھر بھی قائم رہتی ہے اور وہ شخص جو صدقِ دل سے صداقت کا متلاشی ہے اس کے لئے میرے گھر کے دروازے کھلے رہیں گے وہ شوق سے آئے اور قادیان میں کچھ عرصہ میرے پاس قیام کرے۔ اس عرصہ قیام کے دوران اگر خدا تعالیٰ اسے کوئی واضح اور غیر مبہم نشان میری صداقت کا نہ دکھاوے تو وہ شخص بے شک مجھے جھوٹا قرار دے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر سچائی روشن آفتاب کی طرح خود اپنی دلیل ہوتی ہے۔ اسے کسی مصنوعی سہارے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر خدا تعالیٰ کسی کے ساتھ ہے تو اس کے لئے اس سے بڑھ کر صداقت کی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے۔ خدا کا قرب بذاتِ خود اپنی صداقت کی آپ دلیل ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی اس ملائے عام کے نتیجہ میں قادیان کے آریوں نے ایک محضر نامہ آپ کی خدمت میں اس مضمون کا پیش کیا کہ آپ جو دور دراز کے بسنے والے متلاشیان حق کو بھی قادیان آکر نشان دیکھنے کی دعوت دیتے ہیں تو ہم جو آپ کے ہمسایہ میں رہتے ہیں ہمیں کیوں اس سے محروم رکھا جائے۔ اس خیرات کو گھر سے شروع کیجئے اور پہلے ہمیں خدا تعالیٰ کے قرب اور رحمت کا نشان دکھایئے۔ حضرت مرزا صاحب کی زندگی میں بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اسلام کے احیائے نو کی عظیم الشان جدوجہد کی تاریخ میں یہ موقع ایک بلند اور عظیم سنگِ میل کی حیثیت رکھتا تھا۔ آپ کا قلب سلیم اس یقین سے پُر تھا کہ اسلام کی صداقت اور زندگی بخش قوت کو پرکھنے کے لئے بلکہ ایک زندہ اور صاحب قدرت خدا کے وجود کا ثبوت طلب کرنے کے لئے آریہ مت نے اسلام کو جو چیلنج دیا ہے اللہ تعالیٰ کی غیرت ضرور اس موقع پر جوش مارے گی اور آپ کی گریہ وزاری کو قبول فرماتے ہوئے وہ اپنی غیر معمولی قدرت اور رحمت کا نشان دکھلائے گا۔

دین اسلام کو سرخ رو اور کامران دیکھنے کی یہ سخت بے قرار تمنا لئے آپ اپنے ربّ سے اس کی رحمت اور قربت کا نشان مانگنے کی طرف متوجہ ہوئے اور اس غرض سے آپ نے ہوشیار پور کے قصبہ میں ایک مکان میں تنہا چالیس دن کے لئے گوشہ نشینی اختیار کی۔ چالیس دن شب و روز عبادت اور گریہ وزاری کرتے ہوئے آپ نے اپنے رب سے ایک ایسے باکمال فرزند کی ولادت کی التجا کی جو دین اسلام کی فضیلت اور کلام اللہ کا

مرتبہ دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے ہر ضروری صفت سے متصف ہو اور اسے دین اسلام کی کامیاب خدمت کی بھرپور توفیق عطا ہو۔

آپ نے چالیس روز کے بعد اس چلہ کے اختتام پر بذریعہ اشتہار یہ اعلان فرمایا کہ جو کچھ میں نے خدا سے مانگا تھا وہ اس نے اپنی بے پایاں رحمت اور کمال شفقت کے نتیجہ میں مجھے عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے اور ایک ایسے متصف بہ صفات حسنہ ذی شان بیٹے کی ولادت باسعادت کی خوشخبری دی ہے جو اپنی غیر معمولی صفات اور عظیم الشان خدمت اسلام کے ذریعہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا آپ نے نشان کی طالب دنیا کو بتایا کہ بالہام اللہ تعالیٰ واعلامہ عزوجل خدائے رحیم وکریم وبزرگ و برترنے جو ہر چیز پر قادر ہے جلشانہٗ وعز اسمہٗ مجھکو اپنے الہام سے مخاطب کرکے فرمایا:

''میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو جو ہشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے تیرے لئے مبارک کردیا سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح وظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور پاک رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک ذکی غلام (لڑکا) تجھے ملیگا۔ وہ لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اُسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمانی کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیاً۔''

حضور نے اس نشان کی عظمت واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ درحقیقت یہ نشان نبی کریم رؤف الرحیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور عظمت ظاہر کرنے کا موجب ہوگا اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ واولیٰ واکمل وافضل واتم ہے کیونکہ مردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دعا کرکے ایک روح واپس منگوایا جائے اور ایسا مردہ زندہ کرنا حضرت مسیح اور بعض دیگر انبیا علیہم السلام کی نسبت بیان ہوا ہے۔ مگر یہ نشان اس سے بہت زیادہ افضل ہوگا۔ اور فرمایا کہ خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کرکے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی اگرچہ بظاہر یہ نشان احیائے موتی کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ ان روحوں اور اس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔ حضور نے اس نشان کو بڑے خاص اہتمام سے شائع فرماکر ساری دنیا میں اس کی تشہیر فرمائی جس پر مخالفین نے بالمقابل اس کی تکذیب کرتے ہوئے اپنی تمام طاقتیں صرف کیں اور بعض نے اپنے نام نہاد خدا کی طرف منسوب کرکے مخالفانہ پیشگوئیاں بھی شائع کیں۔ لیکن یہ نشان ڈنکے کی چوٹ پر بڑی شان سے ظہور میں آیا اور آپ کے موعود فرزند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کے وجود باجود کی پیدائش سے پورا ہوا۔ جس سے خدا نے عین اس پیشگوئی کے مطابق کام لیا اور وہ آپکی وفات کے بعد خلافت ثانیہ کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہو کر اسلام کے فتح نصیب جرنیل کے حسن واحسان میں نظیر کے طور پر اپنا منصب ادا کرکے نہایت کامیابی کے ساتھ خدا کے حضور پوری سرخروئی سے حاضر ہوئے۔

حرف آخر

حاضرین کرام حضور نے اپنے نشانوں کی تعداد اندازاً دس لاکھ ایک کتاب میں تحریر فرمائی ہے اور ایک کتاب میں اس سے بھی زائد بیان فرمائی ہے آپکے ساتھ خدا تعالیٰ کا وعدہ بھی شروع سے آپکی تمام دعاؤں کی قبولیت باستثناء شرکا کے بارہ میں رہا ہے جسکی بدولت آپکے ذریعہ لاکھوں انسانوں نے ہدایت پائی اور ہر ایمان لانے والا بذات خود نہ صرف اس کا گواہ بنا بلکہ خود نشان بن کر دنیا میں اس صداقت کو آشکار کرنے کی توفیق پاتا رہا۔ بڑی بڑی شخصیتیں جیسے نواب صدیق حسن آف بھوپال، سرسید احمد خان، پنڈت دیانند سرسوتی وغیرہ پر آپ نے بڑی شان سے اتمام حجت فرمائی۔ خاکسار نے تو رعایت وقت کے مد نظر بمشکل نصف درجن نشان پیش کئے ہیں۔ آپکا یہ شعر آپکے اس مضمون سے منسلکہ تحریروں کا خلاصہ پیش کرتا ہے۔

آسماں بارد نشاں الوقت می گوید زمیں
ایں دو شاہد از پے من نعرہ زن چوں بیقرار

ترجمہ: کہ آسمان نشانات کی بارش برسا رہا ہے اور زمین یہ اعلان کر رہی ہے کہ یہ نشانات اسی وقت کے لئے خاص تھے۔ یہ دو گواہ میرے اس دعویٰ کی تصدیق میں ایک بیقرار کی طرح نعرہ زن ہیں۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ طالبان ہستی باری تعالیٰ کے لئے یہ حقیر کوشش کارگر ومقبول رہنمائی کا کام دینے والی بنادے۔ آمین وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔

✿✿✿✿

بقیہ صفحہ (12)

خلافت الٰہیہ حاصل ہوگی۔ آج اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے یہ خلافت و نیابت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود کے ذریعہ قائم فرمائی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے امت مسلمہ سے جو خلافت و نیابت کا وعدہ فرمایا تھا اسکو حرف بہ حرف پورا فرمایا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو وہ زندگی عطا فرمائے جسکے لئے امت مسلمہ مبعوث ہوئی ہے انکا نصب انّ صلوتی ہو اور انہیں خلافت الٰہیہ کی پہچان کی توفیق ملے اور امت مسلمہ کی حیثیت سے جئیں اور اسی حیثیت سے مریں۔ ان کے اندر قربانی کا جذبہ پیدا ہو اور اس اعلیٰ نصب العین کیلئے اپنی قابلیت اپنا مال اور اپنی جانیں قربان کردینے سے دریغ نہ کریں۔

طلباء کے لئے مفید معلومات

نیشنل انڈین ملٹری کالج میں داخلہ

نیشنل انڈین ملٹری کالج دہرہ دون کے جنوری 2004 کے بیچ کے لئے داخلہ امتحان 2 اور 3 جون کو ہوگا۔ اس امتحان میں صرف لڑکے ہی بیٹھ سکتے ہیں۔ ایسے لڑکے جن کی عمر 11 سال سے کم اور 13 سال سے زیادہ نہ ہو بیٹھ سکیں گے۔ اس اعتبار سے داخلہ امتحان میں بیٹھنے والوں کی تاریخ پیدائش یکم جنوری 1991ء سے پہلے کی نہیں ہونی چاہئے۔

داخلہ امتحان میں انگریزی حساب اور جنرل سائنس کے پرچے ہوں گے امیدوار ہندی اور انگریزی میں سوالوں کے جواب دے سکتے ہیں۔ داخلہ امتحان پاس کرنے والے طلباء کو ہی انٹرویو کے لئے بلایا جائے گا جو کہ ماہ ستمبر میں ہوگا۔ اس امتحان میں بیٹھنے والے امیدوار کمانڈنٹ نیشنل انڈین ملٹری کالج کے نام 260 روپے کا ڈرافٹ بھیج کر پراسپیکٹس منگوا سکتے ہیں

اعلان نکاح

مورخہ 28 دسمبر 2002ء بروز سنیچر جلسہ سالانہ قادیان 2002ء کے تیسرے دن بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے خاکسار کے بیٹے عزیزم مکرم عبدالعلیم ٹاک سلمہٗ .Software Eng کا نکاح عزیزہ عنبرین سلمہا بنت مکرم عبدالرحیم صاحب ٹاک ساجد کے ساتھ بعوض حق مہر ایک لاکھ پچاس ہزار روپے پڑھا۔ عزیزم عبدالعلیم سلمہٗ مرحوم حکیم میر غلام محمد صاحب آف یاری پورہ (سابق امیر صوبائی) کا نواسہ اور عزیزہ عنبرین سلمہا مرحوم مولوی عبدالرحیم صاحب راٹھور کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالسلام ٹاک صدر جماعت احمدیہ سرینگر، کشمیر)

حجر اسود کی حقیقت

مکرم شیخ مجاہد احمد صاحب مبلغ سلسلہ

اسلام کے متعلق اہل ہنود عموماً یہ سوال کرتے ہیں کہ اگر ہم بت پرستی کرتے ہیں تو اسلام بھی تو بت پرستی کی اجازت دیتا ہے اور اس کی تائید میں مسلمانوں کا حجر اسود کو بوسہ دینا بطور دلیل کے پیش کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں:

''مسلمان ایک بے صورۃ (یعنی بن تراشے یا بن گھڑے) پتھر کو چومتے ہیں اور ہنود ایک صورت دار کے پاؤں پر سر رکھ دیتے ہیں۔ ان دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ دونوں بت پرست ہیں۔'' اور وہ حجر اسود کے متعلق یہ خیال کرتے ہیں کہ:

''مسلمانوں کے مکھیہ (خاص) تیرتھ ستھان مکہ میں جو سنگ اسود ہے وہ بھی واستو (حقیقت) میں پرم پتا شو ہی کا سمرن (یادگاری) چنھ (نشان) ہے۔'' ص78

(بحوالہ'' ایشوریہ گیان کا ساپتاہک پاٹھیہ کرم'' ناشر پرجاپتی برہم کماری ایشوری وشو ودیالیہ پانڈو بھون ،آبو پربت راجستھان)

قیام بنارس کے دوران جب ایک معزز مسلمان نے حجر اسود اور استلام حجر اسود کے متعلق مجھ سے سوال کیا تو خاکسار کے دل میں استلام حجر اسود اور اس کی حقیقت کو جاننے کی خاص جستجو پیدا ہوئی۔ زیر ہذا مضمون اسی جستجو کا نتیجہ ہے۔

حجر اسود کے متعلق کچھ تاریخی واقعات::

امام الزماں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی معرکۃ آلاراء کتاب'' آئینہ کمالات اسلام'' میں رمی شہب کا فلسفہ شرح بسط سے بیان فرمایا ہے۔ قرآن حکیم کی روشنی میں رمی شہب کا آسمانی نظارہ شیاطین کی ہلاکت کا ایک نشان ہے۔ قرآن حکیم سے یہ بھی معلوم پڑتا ہے کہ آسمانی انقلابات کائنات عالم میں جہاں مادی اثرات ڈالتے ہیں وہاں ان سے روحانی تغیرات اور اثرات بھی مرتب ہوتے ہیں۔ سائنس صرف مادی اثرات پر غور کرتی ہے جبکہ روحانی اثرات کی طرف رہنمائی خدا تعالیٰ کے برگزیدہ فرستادے کرتے ہیں۔ اسی پس منظر میں حضرت ابن عباسؓ کی مندرجہ ذیل روایت دیکھیں:

'' آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام کا ہبوط ہوا تو اس وقت آسمان سے ایک پتھر گرا حضرت آدم علیہ السلام نے اسے اٹھا کر کعبۃ اللہ میں ضم کر لیا۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام نے اس گھر کا حج کیا۔''

(بحوالہ خریدۃ العجائب وفریدۃ الغرائب مصنفہ علامہ سراج الدین ابن الوردی بحوالہ الفرقان اکتوبر 1964ء ص26)

اس روایت سے ظاہر ہے کہ حجر اسود شہاب ثاقب کا ایک ٹکڑا تھا جو حضرت آدم علیہ السلام کے وقت میں زمین پر نازل ہوا تھا۔ خدائی منشا کے مطابق آسمان سے گرنے والا شہاب کعبۃ اللہ کی دیوار میں محفوظ کر لیا گیا اور اب رہتی دنیا تک شیاطین کی ہلاکت کی یہ علامت اور نشان بنا رہے گا۔''

''فقہ احمدیہ'' پیشکش تدوین فقہ کمیٹی سلسلہ عالیہ احمدیہ ص 324 میں'' حجر اسود'' کی سرخی کے تحت درج ہے:

''خانہ کعبہ کے جنوب مشرقی کونہ کے پاس ایک سیاہ رنگ کا پتھر نصب ہے اسے حجر اسود کہتے ہیں۔ اس پتھر کو بہت متبرک سمجھا جاتا ہے۔ یہ پتھر غالباً شہاب ثاقب کا ایک بہت بڑا ٹکڑا تھا جو مکہ کے قریب ابو قبیس نامی پہاڑ پر گرا۔ تعمیر کعبہ کے وقت حضرت ابراہیم اس نمایاں پتھر کو وہاں سے اٹھا لائے اور کونے کے پتھر کی تمثیل اور ایک عظیم یادگار کے طور پر اسے دیوار پر نصب کر دیا۔''

یاد رکھنے والی بات::

عبادت یا پرستش میں تین باتوں کا پایا جانا ضروری ہے:

1. جس معبود کی پرستش کی جائے اس کی عظمت سے اس قدر متاثر ہونا کہ اس کی طرف توجہ تام ہو۔
2. اس معبود کی حمد و ستائش کرنا
3. اس سے دعا مانگنا اور ڈرنا

ایک مسلمان جب عبادت کیلئے کھڑا ہوتا ہے یا دعا مانگتا ہے تو اس دوران میں اس کے منہ سے نہ کعبہ نہ حجر اسود کا نام نکلتا ہے۔ اور نہ وہ اس کے ذہن میں ہوتے ہیں۔ ان تینوں اجزائے عبادت میں سے کسی ایک کو بھی وقف کعبہ یا حجر اسود نہیں کرتا۔ کیونکہ مسلمان نہ کعبہ کا پجاری ہے اور نہ پتھر کا بلکہ وہ حکم الٰہی۔

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ (القریش)

پس چاہئے کہ وہ اپنے رب کی عبادت کریں۔

کی پابندی کرتا ہے۔

مسلمان رب کعبہ کا پجاری ہے نہ کہ حجر اسود کا بلکہ حکم و عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''کوئی مسلمان خانہ کعبہ کی پرستش نہیں کرتا اور نہ حجر اسود سے مرادیں مانگتا ہے بلکہ صرف خدا کا قرار دادہ ایک جسمانی نمونہ سمجھا جاتا ہے وبس۔''

(چشمہ معرفت روحانی خزائن ج23 ص101)

ایک عقلی دلیل::

نور اسلام کے جلوہ افگن ہونے سے قبل عرب شرک میں ملوث تھے۔ اسکے باوجود مشرکین مکہ نے خانہ کعبہ یا حجر اسود کی کبھی پرستش نہ کی۔ خانہ کعبہ میں انہوں نے 360 بت ضرور رکھے مگر ان بتوں میں کعبہ یا حجر اسود کی طرف منسوب کوئی بت نہ تھا۔ پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ نور اسلام کے ظہور کے بعد جسکی یہ تعلیم ہے کہ:

أَغَيْرَ اللّٰهِ أَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ (الانعام165)

ترجمہ: کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں حالانکہ وہ خدا ہر چیز کا رب ہے۔

فتح مکہ کے وقت آنحضور ﷺ نے 360 معبودان باطلہ کو پاش پاش کر دیا۔ اگر مسلمان نعوذ باللہ حجر اسود کی عبادت کرتے تو کیا اسکو آنحضور ﷺ توڑے بنا چھوڑ دیتے؟

استلام کا طریق اور رد شرک::

استلام کا طریقہ خود اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ مسلمان اس حجر کی پرستش نہیں کرتے۔ واضح رہے کہ استلام کرتے وقت پتھر کا نام ہرگز نہیں لیا جاتا بلکہ:

''حجر اسود کو ہاتھ لگانا اور چومنا اس وقت مسنون ہے جب کسی کو تکلیف نہ ہو کسی مسلمان کو سنت کی وجہ سے تکلیف دینا حرام ہے اسلئے دھکے دے کر استلام نہ کرے ایسے وقت میں صرف دونوں ہاتھ حجر اسود کو لگائے اور ہاتھوں کو چوم لے اور اگر ایک ہاتھ لگائے تو داہنا ہاتھ لگائے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر دونوں ہتھیلیوں کو حجر اسود کی طرف اس طرح کرے کہ پشت ہتھیلیوں کی اپنے چہرے کی طرف رہے اور یہ نیت کرے کہ حجر اسود پر رکھی ہیں اور تکبیر (اللہ اکبر۔ ناقل) تہلیل (لا الہ الا اللہ۔ ناقل) کہے اور ہتھیلیوں کو بوسہ دے۔''

(بحوالہ معلم الحجاج مکمل و محشی مؤلفہ الحاج القاری سعید احمد صاحب مفتی اعظم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور ص147 بعنوان مسائل طواف)

ایک اشکال اور اس کا حل::

اگر کوئی یہ سوچے کہ حجر اسود نہ عرش کا ٹکڑا ہے نہ جنت الفردوس کا سنگریزہ وہ تو محض ایک پتھر ہے۔

بقول حضرت عمرؓ:

اَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ

یعنی: اے حجر اسود میں جانتا ہوں کہ تو محض ایک پتھر ہے جو نہ نفع دیتا ہے نہ ضرر۔

جب حجر اسود میں کوئی اعجازی طاقت نہیں ہے اور اسکی پرستش نہیں ہوتی تو پھر اسکی اتنی تعظیم کیوں؟ اسکو استلام کیوں کیا جاتا ہے؟

امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی معرکۃ الآراء تصنیف ''چشمہ معرفت'' میں اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''خانہ کعبہ کا پتھر یعنی حجر اسود ایک روحانی امر کیلئے نمونہ قائم کیا گیا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو نہ خانہ کعبہ بناتا اور نہ اسمیں حجر اسود رکھتا۔ لیکن چونکہ اسکی عادت ہے کہ روحانی امور کے مقابل پر جسمانی امور بھی نمونہ کے طور پر پیدا کر دیتا ہے تا وہ روحانی امور پر دلالت کریں۔ اسی عادت کے موافق خانہ کعبہ کی بنیاد ڈالی گئی ...... خدا نے فرمایا دیکھو یہ میرا گھر ہے اور یہ حجر اسود میرے آستانہ کا پتھر ہے اور ایسا حکم اسلئے دیا کہ تا انسان جسمانی طور پر اپنے ولولۂ عشق اور محبت کو ظاہر کرے ..... اور یہ جسمانی ولولہ روحانی تپش اور محبت کو پیدا کر دیتا ہے اور جسم اس گھر کے گرد طواف کرتا ہے اور سنگ آستانہ کو چومتا ہے اور روح اسوقت محبوب حقیقی کے گرد طواف کرتی ہے۔''

(بحوالہ روحانی خزائن جلد 23 ص100)

اس وضاحت کے بعد کسی قسم کا اشکال باقی نہیں رہ جاتا اور بات آئینہ کی مانند صاف ہو جاتی ہے کہ کیوں حجر اسود کو بوسہ دیا جاتا ہے اور اسکی تعظیم کی جاتی ہے۔''

ہر ملکے و ہر رسمے::

قارئین کرام! یہ بات محتاج ثبوت نہیں کہ ہر ملک اور ہر قوم کی رسمیں اپنے اپنے جداگانہ معیار و اقدار (Values) رکھتی ہیں اور رجحانات زمانہ کی رفتار کے مطابق بدلتی رہتی ہیں مگر وہ رسمیں مخصوص عہد کی تاریخ پر کچھ حد تک ضرور روشنی ڈالتی ہیں۔

قدیم زمانے میں عبرانیوں میں رواج تھا کہ جب وہ حلف لیتے تو تاکید کیلئے ران کے نیچے ہاتھ رکھتے۔ چنانچہ تورات کی کتاب پیدائش باب 24 آیت 3-1 میں یوں مذکور ہے:

''خداوند نے سب باتوں میں برکت بخشی تھی اور ابراہام نے اپنے گھر کے سال خوردہ نوکر سے جو اس کی سب چیزوں کا مختار تھا کہا کہ تو اپنا ہاتھ میری ران کے نیچے رکھ کہ میں تجھ سے جو زمین و آسمان کا خدا ہے قسم لوں''

اسی طرح اسرائیل نے یوسف کو حلف دیتے ہوئے کہا کہ:

''اسرائیل کے مرنے کا وقت آیا تب اس نے اپنے بیٹے یوسف کو بلا کر کہا اگر مجھ پر تیرے کرم کی نظر ہے تو تو اپنا ہاتھ میری ران کے نیچے رکھ اور دیکھ مہربانی اور صداقت کے ساتھ میرے ساتھ پیش آنا۔''

ہمارے ملک ہندوستان میں عہد کرنے کے تین طریقے ہیں:

1. عہد کرنے والا اپنا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ میں دیتا ہے جسکے معنی یہ ہوتے ہیں کہ جب تک عہد کو ایفاء نہ کرے میں تمہارے پاس رہن بالقبض ہوں۔

2. دوسرا طریق یہ ہے کہ عہد کرنے والا اپنا ہاتھ سینہ پر رکھتا ہے دل سینہ میں ہے اور تمام جسم کا مرکز ہے مراد یہ کہ سارے جسم سے مشکلات کے آگے سینہ سپر ہو جاؤں گا۔

3. تیسرا طریق بچوں میں رائج ہے کہ وہ انگلیاں ملا کر عہد کرتے ہیں کہ ہم دونوں یک جان اور دو قالب ہیں۔

مختصر یہ کہ دنیا کی ہر قوم میں کچھ خاص رسمیں ہوتی ہیں جو انکی قومی حالتوں پر روشنی ڈالتی ہیں۔ اب یہود کی عہد باندھتے ہوئے ایک خاص رسم پر غور کریں۔ جسکا ہمارے اس مضمون سے خصوصیت سے تعلق ہے۔

یہود کا عہد کرتے ہوئے پتھر کو گواہ بنانا::

بائبل کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ یہودی لوگ عہد کرتے ہوئے اپنے درمیان پتھر کو گواہ بنالیتے تھے۔

چنانچہ پیدائش باب 31 آیت 47-45 میں حضرت یعقوب اور آپکے خسر لابن کے درمیان تنازعہ کا ذکر ہے۔ مرقوم ہے:

"پس اب آ کہ میں اور تو دونوں مل کر آپس میں ایک عہد باندھیں اور وہی تیرے اور میرے درمیان گواہ رہے۔ تب یعقوب نے ایک پتھر لے کر اسے ستون کی طرح کھڑا کیا اور لابن نے اسکا نام یجر شاہدوتا رکھا اور یعقوب نے جلعاد۔"

کتاب یشوع باب 24 آیت 24 تا 27 میں پتھر کو گواہ بنانے کا ذکر موجود ہے۔ لکھا ہے:

"یشوع نے یہ باتیں خدا کی شریعت کی کتاب میں لکھ دیں اور ایک بڑا پتھر لے کر اسے وہیں اس بلوط کے درخت کے نیچے جو خداوند کے مقدس کے پاس تھا نصب کیا اور یشوع نے سب لوگوں سے کہا کہ دیکھو یہ پتھر ہمارا گواہ رہے۔"

غرض بائبل کی شہادت سے عیاں ہے کہ یہودی عہد کے وقت پتھر کو گواہ بناتے تھے اور انبیاء بھی اپنے زمانہ کی رسم مروجہ کے مطابق پتھر کو بطور گواہ درمیان میں لاتے تھے۔

عہد ابراہیم علیہ السلام و اسماعیل علیہ السلام::

قرآن مجید کے پہلے پارہ الم میں اللہ تعالیٰ نے تعمیر کعبہ کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپکے فرزند جلیل حضرت ابراہیمؑ کی بعض دعاؤں کا ذکر کیا ہے۔ فرمایا:

وَ اِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

ترجمہ: اور اس وقت کو یاد کر جب ابراہیم اس گھر کی بنیادیں اٹھا رہا تھا اور اسکے ساتھ اسماعیل بھی (اور وہ دونوں کہتے جاتے تھے) اے ہمارے رب ہماری طرف سے اس (خدمت) کو قبول فرما تو (ہی ہے جو) بہت سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

ان دونوں بزرگوں کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ نے قبول کیا اور اس وقت حضرت ابراہیمؑ کے سامنے ایک عہد پیش کیا اور اس عہد کی حفاظت کی تاکید ہے ارشاد باری ہے:

وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ۔ (البقرہ)

ترجمہ: اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو تاکیدی حکم دیا تھا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کیلئے پاک اور صاف رکھو۔

حضرت ابراہیمؑ نے وہی کیا جو اس زمانے کا رواج تھا یعنی ایک بن گھڑا پتھر جبل ابو قبیس سے لے کر اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہونے عہد کا گواہ ٹھہرایا اور اس گھر کو یعنی بیت اللہ کو خدائے واحد کی پرستش کیلئے مخصوص کیا اور بتوں کی ناپاکی سے صاف کیا۔

اسی وقت سے سنت ابراہیم کی پیروی میں جو کوئی خانہ کعبہ میں حج کیلئے جاتا ہے وہ اس پتھر پر ہاتھ رکھتا ہے بوسہ دیتا ہے یا ہجوم کی صورت میں دور سے ہاتھ اٹھا دیتا ہے ان سب افعال سے مراد عہد ابراہیمی کی تجدید ہے۔

واضح رہے کہ اسی "کونے کے پتھر" کے ذریعہ خدائی پیشگوئی پوری ہوئی کہ:

"دیکھو میں صیون میں بنیاد کیلئے ایک پتھر رکھوں گا آزمودہ پتھر۔"

نیز دانی ایل نبی کی خبر پوری ہوئی اور حضرت یسوع علیہ السلام نے گواہی دی کہ:

"جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کے سر کا پتھر ہو گیا۔ یہ خداوند کی طرف سے ہوا۔"

(متی باب 21 آیت 43)

حکم و عدل امام الزمان حضرت مسیح موعودؑ کے بابرکت کلام پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

"کوئی مسلمان خانہ کعبہ کی پرستش نہیں کرتا اور نہ حجر اسود سے مرادیں مانگتا ہے بلکہ صرف خدا کا قرار دادہ ایک جسمانی نمونہ سمجھا جاتا ہے۔ بس جس طرح ہم زمین پر سجدہ کرتے ہیں مگر وہ سجدہ زمین کیلئے نہیں ایسا ہی ہم حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں مگر وہ بوسہ اس پتھر کیلئے نہیں۔ پتھر تو پتھر ہے جو نہ کسی کو نفع دے سکتا ہے نہ نقصان۔ مگر اس محبوب کے ہاتھ کا ہے جس نے اسکو اپنے آستانہ کا نمونہ ٹھہرایا۔"

(روحانی خزائن جلد 23 ص 101-100)

حج کی حقیقت اور روح

مکرم محمد حفیظ بھٹی خادم سلسلہ نابھہ پنجاب

حج عربی لفظ ہے۔ اسکے لغوی معنی قصد و ارادہ کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں خانہ کعبہ کا مخصوص افعال کے ساتھ مخصوص زمانہ میں سفر کرنے کو حج کہتے ہیں۔ حج اسلامی عبادات کا چوتھا رکن اور انسانوں کی خدا پرستی اور عبادت کا قدیم طریقہ ہے۔

حج دراصل دین ابراہیمی کی یادگار اور ملت ابراہیمی کا آئینہ دار ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے جو اپنے بیٹے کو قربان کرنے کا خواب دیکھا تھا اس پر لبیک کہا جسکی تعمیل کرنے کیلئے اس دور دراز مقام پر اسے اور عین اس وقت جب کہ اپنے بیٹے کو چھری لے کر راہ خدا میں قربان کرنا چاہا تھا تو آواز آئی آپ نے اپنے خواب کو سچ کر دکھایا۔

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ۔ وَ نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰٓاِبْرٰهِیْمُ۔ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ

(سورۃ الصافات 104 تا 106)

یعنی پس جب دونوں رضامند ہو گئے اور اس نے اسے پیشانی کے بل لٹا دیا۔ تب ہم نے اسے پکارا کہ اے ابراہیم یقیناً تو اپنی رویا پوری کر چکا ہے یقیناً اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

اس وقت حضرت ابراہیمؑ کو معلوم ہوا کہ خواب کی تعبیر بیٹے کو خدا تعالیٰ کے گھر کی خدمت اور توحید کی دعوت کیلئے مخصوص کر دینا ہے۔ پھر دونوں باپ بیٹے نے مل کر خانہ خدا کی دیواریں مکمل کیں اور خدا نے حکم دیا کہ لوگوں میں حج کا اعلان کر دے۔

وَ اَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ (سورۃ الحج آیت 28)

اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دے وہ تیرے پاس پاپیادہ آئیں گے اور ہر ایسی سواری پر بھی جو لمبے سفر کی تکان سے دبلی ہو گئی ہو وہ (سواریاں اور چیزیں) ہر گہرے اور دور کے راستے سے آئیں گی۔

اسلام سے پہلے بھی اہل عرب ہزاروں برائیوں کے باوجود بھی اس قدیم فریضہ کو انجام دیتے تھے اسلام نے حج کے بارہ میں اصلاح کی اور وہ غلط رسم و رواج جو لوگوں نے اپنی نادانی اور جہالت کی بناء پر افعال حج کا جز بنا دیا تھا ان کو ختم کیا اور طریقہ ابراہیمی پر حج کی ادائیگی کو اسلامی عبادت کا رکن قرار دیا۔

حج کی حقیقت::

اللہ تعالیٰ کی ایک شان یہ ہے کہ وہ تمام صفات جمال سے بدرجہ اتم متصف ہے۔ جس کی وجہ سے انسان کو کسی سے محبت ہوتی ہے۔ اور اس لحاظ سے وہی محبوب حقیقی ہے۔ اس شان محبوبیت کا تقاضا یہ ہے کہ بندوں کا تعلق اس کے ساتھ محبت اور الفت کا ہو۔ حج اس کا پورا پورا مرقع ہے۔ اسلئے کپڑوں کے بجائے ایک کفن نما لباس پہننا، ننگے سر رہنا، حجامت نہ بنوانا، بالوں میں کنگھا نہ کرنا، نہ میل کچیل سے جسم کی صفائی کرنا چیخ چیخ کر لبیک کہنا اسکے گھر کا چکر لگانا، صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا، کبھی عرفات کے میدان میں چلچلاتی دھوپ میں اسکے روبرو پہروں کھڑے ہونا، مزدلفہ کی وادیوں میں راتوں رات اسکو یاد کرنا، منیٰ جا کر بار بار کنکریاں مارنا، قربانی کرنا یہ سارے اعمال وہی ہیں جو محبت کے دیوانوں سے سرزد ہوتے رہتے ہیں اور حضرت ابراہیم اس رسم عاشقی کے بانی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ ادائیں اتنی پسند آئیں کہ حج و عمرہ جیسی مقدس عبادتوں کے ارکان و افعال انکو قرار دے دیا۔ انہی کے مجموعہ کا نام حج ہے۔ حج کی حقیقت توبہ اور استغفار بھی ہے اسلئے احرام باندھنے کے بعد لبیک اللھم لبیک کا ترانہ حجاج کی زبان سے بلند ہونے لگتا ہے طواف میں، سعی میں، کوہ صفا پر، کوہ مروہ میں عرفات میں منیٰ میں ہر جگہ جو دعائیں مانگی جاتی ہیں اس کا بڑا حصہ توبہ و استغفار کا ہوتا ہے۔ گناہوں سے بصدق دل توبہ کرنے والا ایسا ہے جس کا کوئی گناہ ہی نہیں۔

حج کے آداب::

حج کیلئے ضروری ہے کہ احرام باندھنے سے لے کر احرام اتارنے تک ہر حاجی نیکی، پاکبازی، اور امن و سلامتی کی تصویر ہو۔ وہ لڑائی جھگڑا اور دنگا فساد نہ کرے، کسی کو تکلیف نہ دے، نہ شکار کرے یہاں تک کہ چیونٹی کو بھی نہ مارے۔ حج تمام تر امن و امان و صلح آشتی کا مظہر ہے۔

حج کی روح::

اصل چیز جس سے یہ امت زندہ رہ سکتی ہے وہ اِنَّ صَلٰوتِیْ کا کلمہ ہے اور یہی حج کی روح ہے مناسک حج میں ہر سال جو ریہرسل ہوتی ہے اس میں اس حقیقت کا مشاہدہ کرایا جاتا ہے تاکہ ہر مسلمان یہ دیکھ لے کہ انکی اصل حقیقت کیا ہے؟ اسکو کس لئے زندہ رہنا ہے؟ اور کس لئے مرنا ہے؟ اور وہ جان لے کہ یہی وہ امت ہے جس سے یہ وعدہ تھا کہ اس کو

باقی صفحہ (10) پر ملاحظہ فرمائیں

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ راجستھان کا

پہلا سالانہ اجتماع

الحمدللہ خدا کے فضل وکرم سے صوبہ راجستھان کا پہلا صوبائی سالانہ اجتماع مورخہ 20 اکتوبر 2002 کو بمقام جے پور میں پوری شان وشوکت کے ساتھ منعقد کیا گیا۔ حسب پروگرام خاکسار علاقائی قائد راجستھان نے مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی منظوری سے جے پور میں راجستھان کا صوبائی اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ جس کی تیاری کیلئے تمام سرکل انچارج صاحبان کو فون وسرکلر سے اطلاع دے کر اجتماع کے پروگرام کو کامیاب بنانے کی درخواست کی تھی۔ سرکل انچارج صاحبان وقائدین مجالس نے خدام واطفال کی پوری تیاری کروائی اور اپنے اپنے سرکل میں خدام واطفال کے مقابلہ جات کروائے۔ اجتماع کے فائنل پروگرام میں شمولیت کیلئے چھ سرکل سے 200 سے زائد خدام واطفال تشریف لائے تھے۔

مکرم امیر صاحب صوبائی کی زیر صدارت افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت مکرم حافظ عبدالقیوم نے کی نظم مکرم لئیق احمد نے پڑھی۔ عہد کے بعد مکرم شعیب احمد صاحب نمائندہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے اجتماع کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے تمام خدام واطفال کو انکی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہ مکرم مولوی اسماعیل صاحب نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ نے تمام خدام واطفال کو جماعت احمدیہ کی تبلیغی وتربیتی پروگرام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ آخر پر مکرم صدر اجلاس صوبائی امیر صاحب نے تمام خدام کو پہلا سالانہ اجتماع منعقد کئے جانے پر مبارک باد دی نیز فرمایا ہر جماعتی پروگرام میں نظم وضبط کا خاص خیال رکھیں اور نظام سے منسلک رہیں۔ اسی میں خیر ہے۔ اجتماعی دعا کے بعد افتتاحی تقریب اختتام پزیر ہوئی۔

بعدہٗ علمی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ سب سے پہلے مقابلہ حسن قرأت محترم محمود احمد صاحب صدر جماعت جے پور کی زیر صدارت ہوا بعدہٗ نظم خوانی کا مقابلہ مکرم عبدالقدوس صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ مکرم مظفر احمد صاحب ظفر نگران دعوت الی اللہ راجستھان کی زیر صدارت مقابلہ تقاریر ہوا۔ مقابلہ پیغام رسانی میں چار سرکل کے خدام واطفال شامل ہوئے۔ ٹھیک چار بجے مقابلہ جات کا دوسرا اجلاس شروع ہوا۔

ورزشی مقابلہ جات پہلے سے ہی ہر سرکل میں کرائے جا چکے تھے۔ صرف مقابلہ رسہ کشی شو میچ کے طور پر جے پور، دھول پور، کشن گڑھ اور بیاور کروایا گیا۔

ٹھیک ساڑھے چھ بجے اختتامی تقریب زیر صدارت مکرم امیر صاحب صوبائی منعقد ہوئی۔ تلاوت مکرم حافظ مزمل احمد صاحب نے کی عہد ونظم کے بعد مکرم مولوی مظفر احمد صاحب نے تمام حاضرین اجتماع کو حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں کی روشنی میں خدام واطفال کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اسکے بعد خاکسار نے حاضرین اجتماع کا مجموعی طور پر شکریہ ادا کیا۔ بعدہٗ تقسیم انعامات کا سلسلہ جاری ہوا۔ علمی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال کو مکرم امیر صاحب نے اور ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو مکرم شعیب احمد صاحب نمائندہ مرکزیہ نے انعامات تقسیم کئے اور مکرم نگران صاحب راجستھان نے ان تمام خدام واطفال کو خصوصی انعامات دئے۔ جنہوں نے مقابلہ جات میں حصہ لیا تھا۔ اور پروگرام کو کامیاب بنانے میں جنہوں نے تعاون کیا تھا۔

اجتماع میں یہ خاص بات سامنے آئی کہ نومبائعین خدام واطفال نے پروگرام کے دوران سکون کے ساتھ اور نظم وضبط کے ساتھ حصہ لیا اور سنا۔ بعض نومبائعین انتظامات کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ ہم نے پورے راجستھان میں کہیں بھی نوجوانوں کا ایسا پروگرام ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اور نہ ہی لوگ اس طرح نظم وضبط کا خیال رکھتے ہیں۔ جبکہ یہاں پر ہر مقابلہ میں ہر ایک کو برابر اختیار دیا جارہا ہے۔

خدا کے فضل وکرم سے دو افراد نے بیعتیں بھی کیں اور جماعت میں شامل ہوئے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ ....(شریف احمد فاروقی صوبائی قائد راجستھان)

درخواست دعا

☆ ...... خاکسارہ اپنے شوہر سید فیروزالدین صاحب کی اور اپنی صحت وتندرستی، خدمت دین کی توفیق پانے تمام بچوں بچیوں نیز والدہ ضعیف اور کمزور ہیں ان کی صحت وسلامتی کے ساتھ درازی عمر کیلئے بچوں کے نیک صالح اور خادم دین ہونے کیلئے خلافت سے دائمی وابستگی کیلئے دعا کی درخواست کرتی ہے۔ اعانت بدر 50 روپے۔

(طلعت جہاں نائب صدر لجنہ برہ پورہ بھاگلپور بہار)

☆ ...... خاکسارہ کی اور شوہر محترم کی صحت کمزور ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو صحت سلامتی والی کام کرنے والی زندگی عطا فرمائے۔ ساس صاحبہ ضعیف اور کمزور ہیں ان کی صحت اور سلامتی کیلئے بچے بشیر کی تجارت میں ترقی کیلئے پوتی درخشاں کی صحت وتندرستی لمبی عمر اور نیک وصالح بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 50 روپے۔

(ناصرہ حق پنکال اڑیسہ)

صوبہ گوا میں تبلیغی وتربیتی سرگرمیاں

ماہ نومبر میں گوا سرکل کے چار مقامات پر پندرہ دن تربیتی کلاس لگائی گئی۔ جن میں 55 بچے حاضر رہے۔

بمقام چنچواڑا ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا جسمیں 30 افراد نے شرکت کی۔ رمضان المبارک کی برکات پر روشنی ڈالی گئی۔

گوا میں بفضلہ تعالیٰ دو جگہ ڈش لگی ہوئی ہے جس سے پانچ گھروں کے احباب استفادہ کر رہے ہیں اور M.T.A پر حضور انور کے خطبات سن رہے ہیں الحمدللہ۔

ماہ نومبر میں 20 مقامات کا تبلیغی دورہ کیا گیا اور مختلف جگہوں پر علماء سے بھی تبادلہ خیالات ہوا۔

اللہ تعالیٰ ان مساعی کی بہتر اور بابرکت نتائج ظاہر فرمائے۔ ....(مظہر احمد، نسیم مبلغ انچارج گوا)

اعلان نکاح

◈ ...... مکرم رفیق احمد صاحب ابن مکرم شریف احمد صاحب ساکن دھری ریلوٹ ضلع راجوری (جموں کشمیر) کا نکاح مکرمہ زرینہ بیگم صاحبہ بنت مکرم نور حسین صاحب مرحوم ساکن دھری ریلوٹ ضلع راجوری کے ساتھ مبلغ 30000 روپے حق مہر پر مکرم محمد شفیع صاحب صدر جماعت نے مورخہ 02-12-15 کو دھری ریلوٹ میں پڑھا۔ احباب سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(بشارت احمد حیدر شعبہ رشتہ ناطہ قادیان)

◈ ...... مکرم محمد ابراہیم صاحب ابن مکرم شریف احمد صاحب ساکن دھری ریلوٹ ضلع راجوری (جموں کشمیر) کا نکاح مکرمہ شاہدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم غلام نبی صاحب ساکن لوہر کوٹ ضلع راجوری کے ساتھ مبلغ 50000 روپے حق مہر پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ 02-12-28 کو مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھا۔

احباب سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 50 روپے۔ ....(بشارت احمد حیدر شعبہ رشتہ ناطہ قادیان)

◈ ...... مکرم مبارک احمد پڈر صاحب ابن مکرم غلام محمد پڈر صاحب ساکن ناصر آباد کشمیر کا نکاح مکرمہ امۃ العلیم بانو صاحبہ بنت مکرم میر سعداللہ صاحب ساکن یاری پورہ کشمیر کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم مولوی سید امداد علی صاحب معلم سلسلہ نے مورخہ 02-7-7 کو مکرم میر سعداللہ صاحب یاری پورہ کے مکان پر پڑھا۔

احباب سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(بشارت احمد حیدر شعبہ رشتہ وناطہ قادیان)

◈ ...... مکرم عبدالشکور صاحب آف کوریل کشمیر کا نکاح عزیزہ عائشہ شکور بنت مکرم رفیق احمد صاحب ڈار آسنور کشمیر کے ساتھ مبلغ 30 ہزار روپے حق مہر پر حضرت امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان نے 28 دسمبر 2002 کو مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھا۔ قارئین بدر سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

◈ ...... مکرم محمد تقی دانی صاحب آف جموں کا نکاح عزیزہ باریہ بنت مکرم سید عبدالمجید صاحب آف کوریل کشمیر کے ساتھ مبلغ 51 ہزار روپے حق مہر پر حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے 28 دسمبر 2002 کو مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھا۔

اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ ....(ماسٹر عبدالحکیم وانی آسنور کشمیر)

نکاح ورخصتانہ

خاکسار کے بیٹے عزیزم سید شارق مجید آف بنگلور صوبائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ جنوبی کرناٹک کا نکاح عزیزہ بی ایم شہناز بنت محترم حفیظ اللہ صاحب بنگلور کے ساتھ مبلغ 30,000 روپے حق مہر پر 15 دسمبر 2002 کو مکرم مولوی مقصود احمد صاحب مبلغ سلسلہ بنگلور نے پڑھا۔ اسی دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ تمام احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 100 روپے۔ (ڈاکٹر ایس ایم مجید عالم قادیان)

﴿ولادت اور درخواست دعا﴾

خاکسار کو 02-8-28 کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی سے نوازا ہے۔ اس سے قبل خاکسار کے تین بچے وفات پاچکے تھے۔ بچی مکرم شکیل احمد صاحب ساکن بجوپورہ ضلع سہارنپور کی نواسی اور مکرم محمد شریف صاحب صدر جماعت کالابن، راجوری (کشمیر) کی پوتی ہے۔ بچی کا نام کوثر جہاں تجویز کیا گیا ہے۔ بچی کی صحت وسلامتی کامل شفایابی ودرازی عمر نیز خادم دین بننے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ اعانت بدر 100 روپے۔

(ایم مختار شکیل بھٹی راجوری خادم سلسلہ اجمیر شہر راجستھان)

بیت الفتوح مارڈن برطانیہ کا اپ ڈیٹ

جماعت احمدیہ انگلستان کی سب سے بڑی مسجد کی بیرونی عمارت کی تکمیل کے بعد اندرونی حصہ بھی تکمیل کے آخری مراحل میں ہے چنانچہ مسجد کی تعمیر میں سٹیل کی چنائی کے علاوہ اس عمارت کے ارد گرد بلاکس کی چنائی بھی تقریباً پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہے مسجد کے گنبد کی تکمیل کے لئے سٹیل کی چادر چڑھانے سے قبل لکڑی کا خول چڑھا دیا گیا ہے جس کے اوپر سٹیل کی چادر چڑھائی جائے گی اس سٹیل کے اوپر سٹیل کا ہی فریم بنا کر سنگ مرمر چنا جائے گا یہ بہت قیمتی سنگ مرمر ہے جو نہایت خوبصورت اور ملائم ہے اور خود بخود صاف ہوتے رہنے کی خوبی اس میں پائی جاتی ہے۔ اس عمارت کی اندرونی خوبصورتی دیکھنے سے تعلق رکھے گی انشاء اللہ۔ نیز لوہے کی سیڑھیاں اور لفٹ کی تکمیل بھی آخری مراحل میں ہے۔ جن احباب نے اس عمارت کو دیکھا ہے انہوں نے اس کام کو خوب سراہا ہے جلسہ سالانہ یوکے پر آنے والے مہمانوں نے یہ منصوبہ دیکھا تو بڑی ہی خوشی کا اظہار کیا۔ نیز اپنی حیثیت کے مطابق اس عمارت کی تکمیل کے لئے چندہ بھی پیش کیا۔ مسجد کے ساتھ ساتھ بعض ملحقہ عمارتیں بھی زیر تعمیر ہیں۔ مثلاً مجلس انصار اللہ یوکے اور مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کی مالی اور جسمانی مدد سے ایک بڑا ہال (طاہر ہال) تیار کیا جا رہا ہے جو تقریباً پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے۔ ہال کی دیواریں خوبصورتی سے پینٹ کی گئی ہیں اور آواز کی گونج کا نقص بھی شعبہ سمعی بصری کے تعاون سے دور کر دیا گیا ہے جو کہ ایک اہم کام تھا۔ نیز اس ہال کے فرش کو خوبصورت لکڑی کے بورڈ سے بنایا گیا ہے۔ مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر (14 اور 15 ستمبر 2002) اس ہال کا افتتاح بھی کیا گیا ہماری کوشش ہے کہ مسجد کی بیرونی شکل بھی جلد مسجد کے مطابق تیار ہو جائے۔ اگرچہ مسجد کے لئے جمع کی جانے والی تمام رقوم صرف مسجد کی تعمیر پر ہی خرچ کی گئی ہیں اور بیرونی اخراجات کے لئے دیگر وسائل سے کام لیا گیا ہے۔

ہمسایوں سے تعلقات مزید بہتر کرنے کے سلسلہ میں ایک سب کمیٹی قائم ہے مرٹن کونسل کی لائبریریوں میں بیت الفتوح کی عمارت اور جماعت کے عقائد کی تشہیر کے لئے پوسٹر لگائے گئے ہیں اس وقت تک قریباً دو ملین پاؤنڈ خرچ ہو چکا ہے۔ جبکہ کل بجٹ پانچ ملین ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ آئندہ جلسہ سالانہ یوکے سے قبل بیت الفتوح کا افتتاح کیا جا سکے گا۔ ☆☆ (محمد ناصر خان پراجیکٹ ڈائریکٹر)

مجلس انصار اللہ جرمنی کی 13ویں مجلس شوریٰ کا انعقاد

خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ جرمنی کی 13ویں مجلس شوریٰ 12 اور 13 اکتوبر 2002 کو جماعت احمدیہ جرمنی کے مرکز بیت السبوح فرینکفرٹ میں منعقد ہوئی۔ الحمد للہ اس مجلس شوریٰ میں جرمنی بھر سے 202 نمائندگان، 32 اعزازی ارکان 49 زائرین نے شرکت کی۔ الحمد للہ۔ مجلس شوریٰ کی باقاعدہ کاروائی کا آغاز مورخہ 12 اکتوبر بروز ہفتہ 11:15 پر زیر صدارت محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی مکرم داؤد احمد صاحب کاہلوں کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی نے افتتاحی خطاب کیا۔

صدر محترم کے خطاب کے بعد مکرم و محترم حیدر علی صاحب ظفر نائب امیر و مبلغ انچارج نے خطاب کیا۔ اس کے بعد صدر محترم کی اجازت سے سیکرٹری شوریٰ نے مجلس شوریٰ کیلئے آنے والی تجاویز اور ایجنڈا پیش کیا۔ جس کے بعد گذشتہ سال کی منظور شدہ تجویز سے متعلق رپورٹ پیش کی جو کہ مالدوا میں تبلیغی مراکز قائم کرنے کے متعلق تھی۔ اس کے بعد سیکرٹری شوریٰ نے ایجنڈا کی تجاویز پیش کیں۔

شام 5:45 پر سب کمیٹی تربیت نے اپنی رپورٹ پیش کی۔ 8:40 پر سب کمیٹی مال کے سیکرٹری صاحب نے اس کمیٹی کے اجلاس کی رپورٹ پیش کی۔

مورخہ 13 اکتوبر بروز اتوار دوسرے روز کی کاروائی کا آغاز صبح 10:00 بجے زیر صدارت مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس کے بعد نمبروار تخمینہ بجٹ برائے سال 2003ء پر بحث ہوئی۔ تین بجے بعد از دوپہر مجلس شوریٰ کے آخری اجلاس کا آغاز مکرم و محترم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت کے بعد مجلس شوریٰ کی کاروائی کی رپورٹ سیکرٹری شوریٰ نے پیش کی۔ جس کا جرمن ترجمہ مکرم حبیب اللہ صاحب طارق نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم محترم امیر صاحب نے خطاب فرمایا۔ آخر میں آپ نے سب انصار کو شوریٰ کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد پیش کی۔

پھر محترم صدر مجلس انصار اللہ نے اختتامی خطاب کیا۔ آپ نے جملہ کارکنان اور حاضرین شوریٰ کا شکریہ ادا کیا۔

آخر میں محترم امیر صاحب جرمنی نے اجتماعی دعا کروائی اور چار بجے شوریٰ کا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

(عبید اللہ باجوہ سیکرٹری شوریٰ مجلس انصار اللہ جرمنی)

اعلان نکاح

خاکسار کے بھانجے عزیزم مکرم سید عبد المومن صاحب ابن مکرم سید عبد المالک صاحب قادیان کا نکاح عزیزہ طیبہ یاسمین صاحبہ بنت مکرم سید کمال الدین صاحب آف کوہمی کے ساتھ مبلغ 21101 روپے حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ 02-12-28 کو مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھا۔ رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(ڈاکٹر سید بشارت احمد قادیان)

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان

فون دوکان 0092-4524-212515

رہائش 0092-4524-212300

PRIME AUTO PARTS

House of Genuine Spares

Ambassador & Maruti

P, 48 PRINCEP STREET

CALCULTTA - 700072 ●2370509

سابق مربی چین وہانگ کانگ

چوہدری محمد اسحاق صاحب وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

تحریک جدید کے ابتدائی واقف زندگی مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب سابق مربی چین وہانگ کانگ ابن حضرت حاجی اللہ بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام حال دار الصدر شمالی ربوہ مورخہ یکم دسمبر 2002 کو رشید ہسپتال لاہور میں بعمر ستاسی سال وفات پا گئے۔ اسی روز بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں آپ کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور خارجہ و صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے دعا کروائی۔

حالات زندگی:: آپ 31 جولائی 1915ء کو چندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ قادیان سے میٹرک کیا تحریک جدید کے آغاز کے بعد آپ نے وقف کیا۔ 1937 میں چین وہانگ کانگ روانہ ہوئے قادیان سے روانگی کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ خود سٹیشن پر رخصت کرنے آئے اور نصائح فرمائیں۔ ہندوستان واپسی پر 1945 میں آپ کا تقرر بمبئی میں ہوا۔ تقسیم کے بعد آپ مختلف جماعتی دفاتر میں متعین رہے 1963ء میں تحریک جدید سے ریٹائر ہوئے۔ آپ کے خود نوشت حالات روزنامہ الفضل 22 جولائی 2002 میں شائع شدہ ہیں مرحوم نے اپنے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم محمد اکرام چوہدری صاحب آف سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے، اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ☆☆

دعاؤں کے طالب

محمود احمد بانی

منصور احمد بانی — اسد محمود بانی

کلکتہ

BANI ®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS

5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

سائنسی کامیابیوں کے لحاظ سے گزشتہ برس بھرپور رہا

خلاء میں کئی کامیاب تجربات کر کے بھارتی سائنسدانوں نے دنیا بھر میں اپنی دھاک جمائی

کھوجوں، مہمات و کامیابیوں کے لئے سن 2002ء ملک کے لئے بہت اہم رہا ہے اس سال میں ملک بھر میں کئی خلائی مہمات شروع کی گئیں جن میں بہت اہم کامیابیاں حاصل ہوئیں جو آگے جا کر مزید کھوجوں کے لئے سنگ میل ثابت ہونگیں۔

سن 2002ء-12 ستمبر کو اسرو ISRO نے PLVC-4 کے ذریعہ ایک خاص مصنوعی سیارہ MAT SAT کو طویل عرصہ کے لئے مدار میں کامیابی کے ساتھ قائم کیا اور دُنیا کے سامنے اپنی سائنسی قابلیت کا لوہا منوایا۔ موسم کی اطلاع دینے والے اس مصنوعی سیارہ کا وزن 108 کلوگرام اور اس کی لمبائی 44.4 سینٹی میٹر ہے۔ بھارت کے لئے یہ سیارہ اس لئے بھی اہم ہو جاتا ہے کیونکہ موصلاتی خدمات اور ٹی وی نشریات سے متعلق اہم مقاصد کو پورا کرنے میں بہت معاون ہے۔

ستمبر میں بھارتی سائنسدانوں نے کرایوجینک انجن کا کامیاب تجربہ کر کے امریکہ کو بھارت روس کرایوجینک سودے سے روکنے کی کاروائی کا جواب دیا ہے۔

کرایوجینک انجن کے تجربہ میں لیکوڈ آکسیجن اور لیکوڈ ہائیڈروجن کے سسٹم کا استعمال کیا گیا ہے اس کی تکنیک نہایت مشکل ہے اس لئے اس میں بھارتی سائنسدانوں کی کامیابی کو دنیا بھر میں نہایت تعریفی نظروں سے دیکھا جا رہا ہے۔ یہ تکنیک دنیا میں صرف پانچ ملکوں کے پاس دستیاب ہے۔ اس کامیاب تجربہ سے اسرو نے GLLV پر کشپن یان کی ترقی کو آخری حد تک حاصل کر کے مصنوعی سیاروں کی سمت ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔

اس سال ایک امریکی خلائی سائنسدان وِل یو ینگ نے زمین کے ایک نئے چاند کو تلاش کر کے ساری دنیا کو حیران کر دیا تھا جسے 002 اِی 32 ایس نئے چاند کا نام رکھا گیا۔ یہ چاند زمین سے سات لاکھ کلومیٹر کی دوری پر ہے یہ چاند 50 دن میں زمین کا ایک چکر پورا کر لیتا ہے۔ خلائی سائنس میں سنسنی تب پھیل گئی جب سورمنڈل میں پلوٹو سیارہ سے ایک ارب میل کی دوری پر واقع برف سے ڈھکے ایک نئے سیارہ کی کھوج کر کے انسانی جانکاری میں ایک نئی تاریخ لکھی گئی۔ ☆

بچھو اپنے دشمن کو سوچ سمجھ کر ڈنک مارتا ہے::

یہ جان کر حیرت ہوگی کہ بچھو اپنے شکار کو سوچ سمجھ کر ڈنک مارتا ہے۔ دنیا کا یہ خطرناک زہریلا جاندار ڈنک مارنے سے پہلے یہ طے کرتا ہے کہ شکار کو صرف درد پہنچانی ہے یا اسے جان سے مارنا ہے۔ اس کے بعد وہ شکار پر الگ الگ طرح کے زہر کا استعمال کرتا ہے۔

کیلیفورنیا یونیورسٹی کے سائنسدانوں نے بچھو کے زہر کا توڑ تیار کرنے کے متعلق گہرا مطالعہ کرنے کے بعد پتہ لگایا ہے کہ بچھو میں دو طرح کے زہر پائے جاتے ہیں جس میں سے ایک تیز درد دینے والا اور دوسرا جان لیوا زہر ہوتا ہے۔ مطالعہ کے اہم رکن براؤس ڈی بیموک کے مطابق خطرے کا احساس ہونے پر بچھو پہلے ڈنک سے ایک دودھیا مادہ چھوڑتا ہے جو شکار کو ناقابل برداشت درد دیتا ہے۔ اس کے بعد بھی خطرہ محسوس ہونے پر وہ زیادہ مہلک زہر کا استعمال کرتا ہے جس سے شکار کی موت ہو سکتی ہے۔ بیموک کے مطابق بچھو کافی سوچی سمجھی سکیم کے تحت ایسا کرتا ہے۔ کیونکہ شکار پر دوسری بار استعمال کرنے والا زہر تیار کرنے میں بچھو کو اپنے جسم سے کافی مقدار میں پروٹین اور پیپٹائڈ ٹاکسن خرچ کرنا پڑتا ہے۔ جس کا خرچ پہلے وار میں استعمال ہونے والے زہر کے مقابل زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے وہ پہلے کم خرچ میں آسانی سے تیار ہونے والے زہر کا استعمال کرتا ہے۔ یہ جانکاری گزشتہ دنوں نیشنل اکاڈمی آف سائنس کی آن لائن رپورٹ میں پیش کی گئی ہے۔ بیموک نے پہلی قسم کے زہر کو پری ٹاکسن کہا ہے یہ زہر نمک (پوٹاشیم) سے بنا ہوتا ہے۔ اس زہر سے جیو کوشیکا کا عمل ختم ہو جانے کی وجہ سے شدید درد پیدا ہوتی ہے بیموک کے مطابق بچھو کے زہر کا علاج ڈھونڈنے میں پیپٹائڈ ٹاکسن پر تمام تجربات کے بعد نمک سے اس خطرناک زہر کے بننے کی جانکاری حقیقت میں حیرت انگیز ہے۔ ☆☆

آسٹریلیا کے شہر کینبرا کے قریبی جنگل میں خوفناک آگ کروڑوں پونڈ کا نقصان۔

گزشتہ کئی دنوں سے کینبرا شہر کے پاس جنگل میں لگی زبردست آگ سے بہت بھاری نقصان ہونے کی خبر ہے۔ آگ کی لپٹوں سے چار لوگ مارے گئے ہیں اور چار سو انیس گھر جل کر خاکستر ہو گئے۔ چار سو سے زیادہ دمکل کارکن آگ بجھانے کے لئے دن رات جوجھ رہے ہیں۔ اسے دیکھتے ہوئے انتظامیہ نے لوگوں کو شہر خالی کرنے کے لئے تیار رہنے کا حکم جاری کیا ہے۔

ماحول میں دھوواں اور گیس بھر جانے سے کینبرا شہر کی حرارت بہت بڑھ گئی ہے۔ دھول بھری آندھی اور تیز ہوا کی وجہ سے آگ کی لپٹیں تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہی ہیں اور یہ تیزی سے شہر کی طرف بڑھ رہی ہیں فائر بریگیڈ والوں کے مطابق تیز ہوا کی وجہ سے آگ پر قابو پانا آسان نہیں ہے۔ ایمرجنسی سروس بیورو کے کاموں کے ہدایت کار مائکل کیسل نے بتایا کہ موسم کے مزاج بدلنے تک آگ پر قابو پانا ناممکن ہے حالانکہ فائر بریگیڈ کارکن آگ بجھانے کے لئے جی توڑ محنت کر رہے ہیں۔ اس آگ کے حادثہ میں سکول گھر کالج جنگل سمیت کروڑوں پاؤنڈ کی جائیداد جل کر راکھ ہو گئی ہے۔ ☆☆

پچھلے تیس برسوں کے مقابلہ میں چاند کی روشنی زمین پر زیادہ::

پچھلے قریب تیس برسوں کے مقابلہ میں چاند کی روشنی زمین پر زیادہ پڑ رہی ہے۔ اس کا سب سے زیادہ اثر یورپ، امریکی اور شمال ایشیائی دیسوں میں دیکھا جا رہا ہے۔

مشہور فلکیاتی سائنسدان ڈاکٹر رام شری واستو نے بتایا کہ ایسا فلکیاتی حادثہ قریب تیس برسوں کے بعد ہو رہا ہے جب چاند سورج کے ٹھیک سامنے آجانے کی وجہ سے چاند کے مختلف حصوں سے روشنی کے انعکاس کا دائرہ پچھلے پانچ برسوں میں بڑھنے سے اس کی روشنی زمین پر عام سے زیادہ ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوروپ، امریکہ اور شمال ایشیائی دیشوں میں اس کی وجہ سے چاند کی روشنی تین فیصد زیادہ پڑ رہی ہے۔ ☆

کمپیوٹر سے کام کرنے والی سلائی مشین::

امریکہ میں واقع دنیا میں سب سے بڑی اور پرانی سلائی مشین کمپنی برنینا نے اپنی نئی مشین آرٹسٹا 200 ای کے ذریعہ سلائی مشین صنعت میں طوفان مچا دیا ہے۔ آرٹسٹا دنیا کی پہلی اور واحد ایسی سلائی کڑھائی کی مشین ہے جو مائکروسافٹ ونڈوز ای سے جڑی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ یہ ماڈل انٹرنیٹ پورٹل سے سیدھے جڑنے کا آفر بھی دیتا ہے۔ آرٹسٹا 200 ای میں 850 سلائی کی 16 گائڈ لائنوں کے ساتھ دنیا میں اپنی طرح کی ایک سلیٹ بھی ہے جو ملازموں کے کام کرنے کے ماحول کیلئے بالکل مناسب رنگین سکرین سے جڑی ہے اور چھونے سے چلتی ہے۔ اور خوبیوں کی حامل ہے۔ مشین کا برنانہ مورڈم آرٹسٹا 200 ای کو مایانٹرسٹ پورٹل سے جوڑتا ہے جہاں پر سلائی کرنے والے اپنے کڑھائی کے ڈیزائن ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔ موجودہ سلائی ٹیمپس میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ یہ ماڈم ایک پی سی ایم سی آئی اے سلولٹ سلائی کرنے والوں کو امبرائڈری کارڈ سے ڈیزائن لوڈ کر کے ہی آرٹسٹا انٹرنیٹ پورٹل سے بھی جوڑتا ہے۔ ☆☆

جنگ ہونے پر امریکہ ایک دن میں بغداد پر تین سو سے چار سو میزائل چھوڑے گا::

امریکی ٹیلی ویژن سی بی ایس کے مطابق بُش انتظامیہ نے عراق پر مارچ کے مہینہ میں حملہ کرنے کا جو منصوبہ بنایا ہے اس کے تحت جنگ کے شروع میں ایک دن میں بغداد پر 300 سے 400 تک کروز میزائل چھوڑے جائیں گے تاکہ جنگ فوری طور پر ختم ہو جائے اتنے کروز میزائل 1991ء کی خلیجی جنگ میں بھی نہیں چھوڑے گئے تھے۔

امریکی افسر اور تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ عراق پر حملہ بہت تیز اور بڑے پیمانہ پر ہوگا تاکہ عراق کی حکومت کو دم لینے کی فرصت نہ مل سکے لیکن ٹیلی ویژن کی اس رپورٹ کے ساتھ ساتھ یہ خبریں بھی شائع ہو رہی ہیں کہ بُش انتظامیہ خلیج کے علاقہ میں فوج کے جماؤ کے ساتھ ساتھ اس بات کی بھی کوشش کر رہی ہے کہ صدام حسین خود ہی ملک چھوڑ کر چلے جائیں تاکہ جنگ کی نوبت نہ آئے۔ ٹیلی ویژن کی رپورٹ میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر جنگ ہوتی ہے تو پہلے دن بغداد پر تین سو سے چار سو تک کروز میزائل چھوڑے جائیں گے۔ ☆☆

تصحیح: اخبار بدر 14-7 جنوری 2003ء میں صفحہ 5 پر "مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب نمبردار سرگودھا کا ذکر خیر" کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا ہے اس میں مکرم عبدالواسع صاحب کے نام کے ساتھ ناظر امور عامہ لکھا گیا ہے جبکہ نائب ناظر امور عامہ لکھا جانا تھا احباب اس کی درستی فرمالیں۔ ادارہ اس سہو پر معذرت خواہ ہے۔

اعلان نکاح

جلسہ سالانہ قادیان کے تیسرے روز مورخہ 28 دسمبر بروز ہفتہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم رُباب احمد صاحب ابن مکرم محمد عثمان صاحب آف۔ گاؤں ضلع بھاگلپور صوبہ بہار کے نکاح کا اعلان مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ بنت مکرم مقبول احمد صاحب مرحوم آف جمشید پور کے ساتھ اکتیس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ احباب سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (فرقان احمد جم گاؤں بھاگلپور)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702
Tel (0091) 01872-20814

The Weekly **BADR** Qadian
Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol:52 Tuesday 4 February 2003 Issue No.5

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $:40 euro
By Sea : 10 £ 0r 20 U.S $

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی مخالفت کیوں؟

بعض فرسودہ قسم کے اخبارات مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی بلا تحقیق اور سوچے سمجھے مخالفت کرتے ہیں ان سب کے لئے یہ مضمون لکھا گیا ہے ...... ﴿مکرم محمد شفیع اللہ صاحب امیر جماعت کرناٹک﴾

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ تقریباً دس سال سے جاری ہے ان دس سالوں میں اگر کوئی پروگرام خلاف اسلام دکھایا گیا ہے تو پیش کریں اور جو چاہے سزا دے لیں ہمیں منظور ہے مگر ہم جانتے ہیں کہ علماء سو کے پاس سوائے جھوٹ و دروغ گوئی کے اور کچھ نہیں ہے اسلام کی تبلیغ ہم صرف دس سالوں سے ہی نہیں کر رہے بلکہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی بنیاد ہی اس غرض سے رکھی کہ اس کے ذریعہ سے حقیقی اسلام کی تبلیغ ہو۔ جماعت احمدیہ کی سرشت میں اسلام کی تبلیغ ودیعت کر دی گئی ہے تا کہ کل اقوام کو سیدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے پرچم تلے جمع کر کے توحید باری تعالیٰ کو تمام عالم میں دوبارہ قائم کیا جائے۔

ہم یہود و نصاریٰ کو بُرا بھلا کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنا سارا زور صحافت کے ذریعہ اسلام اور مسلمان دشمنی میں لگا رکھا ہے کوئی موقعہ جانے نہیں دیتے اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کا، کیونکہ ان لوگوں کے پاس وسائل ہیں۔ آج ہمارے مخالف علماء و صحافی اسی راستہ کو اپنا کر چل رہے ہیں اور دعویٰ مسلمان ہونے کا کرتے ہیں۔ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام یہود و نصاریٰ کا رنگ پکڑ کر یہود و نصاریٰ بن سکتے ہیں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے مسیح و مہدی کیوں نہیں آسکتے؟ آج کل جس قسم کی فحاشی ٹی وی پر دکھائی دے رہی ہے اور جس قسم کی بدکاری اور غلاظت اس کے ذریعہ پھیل رہی ہے کیا ایک مسلمان معاشرہ کو تاراج کرنے کیلئے کافی نہیں؟ اس کے خلاف تو آپ خاموش اور پر سکون ہیں اس سے آپکے عقائد نہیں بگڑتے ایمان نہیں بدلتے لڑکے لڑکیاں محفوظ رہتے ہیں چاہے گھروں میں امی ابا کی جگہ ڈیڈی پاپا ہی کہنے لگ جائیں، ڈسکو لباس پہن لیں، کیسٹ البم کے ذریعہ مسلمان گھرانوں کے مزاج بگڑ جائیں، نمازوں اور قرآن کا پڑھنا بند ہو کر مائکل جیکسن کی مکروہ بے سری شیطانی چیخیں آنے لگیں، F چینل سے شیطان ننگا ہو کر ناچے، بلو فلمیں دکھائی جائیں تب بھی آپ پُر سکون اور خاموش ہی ہونگے، مگر تکلیف صرف مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ سے ہوتی ہے کیونکہ اس میں نہ بدکاری دکھائی دیتی ہے نہ فحاشی کی غلاظت اور نہ مائکل جیکسن کی بے سُری چیخیں۔ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ یقیناً اُن صحافیوں اور اُن نام نہاد علماء کو پسند نہیں آتا جن کی طبیعتیں رنگین ہیں، جن کو قرآن شریف کی تلاوت اور درس حدیث شریف پسند نہیں ہے۔ جن کو اسلامی تعلیمات کا درس پسند نہیں۔ جن کو تبلیغ اسلام پسند نہیں۔ جن کو امام الزمان کی باتیں پسند نہیں، وہ یقیناً ایم ٹی اے کو ناپسند کرتے ہوئے اسے نہ دیکھنے کا فتویٰ دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اسے نہ دیکھ کر اپنے ایمانوں کی حفاظت کرو۔ معلوم ہوتا ہے ان لکیر کے فقیر قسم کے احمقوں کے دماغوں میں عقل کی روشنی داخل ہی نہیں ہوئی یا پھر جماعت احمدیہ کی مخالفت نے انہیں اندھا کر دیا ہے۔

کاش کہ یہ لوگ دیکھتے اور سمجھتے کہ ایم ٹی اے پر کیا دکھایا جا رہا ہے۔ آج ایم ٹی اے بقابن کر آیا ہے ایک مسلمان گھر کا، اس کی مخالفت کرنا خودکشی کے مترادف ہے مگر ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ جو لوگ مخالفت کر رہے ہیں وہ چوری چوری دیکھ بھی رہے ہیں۔ جسطرح ان کے بزرگ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امام مہدی علیہ السلام کی کتابوں کے صفحات چوری کر کے اپنی کتابوں میں چھاپ کر یہ فتویٰ دے دیا کہ مرزا صاحب کی کتابوں کو نہ پڑھیں اس سے دین وایمان جاتا رہے گا مولانا نے یہ فتویٰ اس لئے دیا تا کہ ان کی چوری نہ پکڑی جائے۔ اسی طرح آج کے یہ علماء فتویٰ دے رہے ہیں تا کہ دستار و منبر محفوظ رہے۔ افسوس ہوتا ہے ان لوگوں کی حالتوں پر کہ اپنے ضمیر کا قتل کر کے کس طرح بے حیائی کے ساتھ زندہ ہیں۔ اسلام قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر آپس میں مسلمانوں کو لڑاتے ہیں اور مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

بعض اخبار لکھتے ہیں ایم ٹی اے کا مشاہدہ کیا اس میں ایک بزرگ شخص جس کے چہرے پر داڑھی بھی ہے نہایت ہی خوش لباس سوال جواب کے وقت دینی سوالات کے جوابات دے رہا ہے یہ سب ایسا لگتا ہے کہ واقعی کوئی حق پرست عالم دین دینی اصلاح کا کام کر رہا ہے یا ٹی وی کے ناظرین کی معلومات میں اضافہ کر رہا ہے۔

جناب ایم ٹی اے پر آپ نے جس نورانی وجود کو دیکھا غالباً وہ امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ ہیں آپ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پوتے ہیں جن کے بارے میں حضرت شاہ رفیع الدین صاحب فرماتے ہیں

''بیعت کے وقت آسمان سے ان الفاظ میں آواز آئے گی کہ یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات غور سے سنو اور اس کی اطاعت کرو یہ آواز اس جگہ تمام خاص و عام سنیں گے'' (ترجمہ قیامت نامہ صفحہ 4)

انوار نعمانیہ کے مصنف لکھتے ہیں امام مہدی کے زمانہ میں اس کے ماننے والوں کی قوت سامعہ اور باصرہ اتنی تیز کر دی جائے گی کہ اگر اس کے متبعین ایک ملک میں ہوں گے اور امام دوسرے ملک میں تو وہ امام کو دیکھ لیں گے اور اس کا کلام سن سکیں گے اور اس سے آزادی سے بات چیت کر سکیں گے (تحذیر المسلمین صفحہ 70) یہ ہے آپ کا مختصر تعارف آپ کم و بیش ہر روز ایم ٹی اے پر رونق افروز ہوتے ہیں۔

ایم ٹی اے رات دن جاری رہتا ہے یعنی 24 گھنٹے جاری ہے اس کے پروگرامز دنیا کی سات زبانوں میں پیش ہوتے ہیں ان میں تلاوت قرآن مجید درس قرآن مجید درس حدیث شریف سیرت خاتم النبیین مجلس عرفان (دینی سوال و جواب کی مجلس) سائنسی پروگرام، بچوں کی کلاس، دینی معلومات مثلاً نماز روزہ حج، فرشتوں کے بارہ میں، علاوہ ازیں موجودہ مسائل کا حل وغیرہ نہایت دلچسپ معلوماتی اور روح کو چھو لینے والے پروگرام پیش کئے جاتے ہیں نہ کہ فحاشی کے پروگرام اور کسی قسم کی اشتہار بازی۔ اس لئے ایم ٹی اے بہت ہی مقبول چینل ہے اور انوار اسلام کے انتشار کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو دیا ہے۔ یہ اس کا فضل و احسان ہے اسی لئے حضرت امام مہدی علیہ السلام نے فرمایا:

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگاہ میں تیری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار

بعض بے وقوف کہتے ہیں یہ ایک صیہونی سازش ہے کہ پہلے پہل اچھی باتیں بتا کر ان کا مقصد اپنا اُلّو سیدھا کرنا ہوتا ہے۔ لہذا مسلمانوں کو چاک و چوبند رہنے کی ضرورت ہے تا کہ ہماری دائمی دولت، ایمان پر کوئی وار نہ کرے۔

سوال یہ ہے کہ پھر بدظنی کیوں ہے؟ مسلسل دیکھ کر غلطیاں ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکالو پھر بات کرو۔ ایم ٹی اے یا جماعت احمدیہ کا تبلیغ اسلام کرنا صیہونی سازش ہے تو ثبوت کے ساتھ اس سازش کا پردہ فاش کرو، مسلمانوں کے سامنے حقائق لاؤ۔

علامہ نیاز فتحپوری لکھتے ہیں:-

''سب سے بڑا الزام احمدیوں پر یہ ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم الرسل ہونا تسلیم نہیں کرتے اس سلسلے میں مجھے احمدی جماعت کا لٹریچر دیکھنے کا شوق پیدا ہوا اور میں نے جب مرزا صاحب کی تصانیف کا مطالعہ شروع کیا تو اور زیادہ حیران ہوا کیونکہ مجھے ان کی کوئی تحریر ایسی نہیں ملی جس سے اس الزام کی تصدیق ہو سکتی بلکہ اس کے برخلاف میں نے ان کو رسالت کا اقرار کرنے والا اور صحیح معنی میں عاشق رسول پایا۔ اسی کے ساتھ میں نے حضرت مرزا صاحب کی زندگی کا مطالعہ کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ یقیناً بڑے عزم و ہمت والے انسان تھے انہوں نے مذہب کی صحیح روح کو سمجھ کر اسلام کی وہی عملی تعلیم پیش کی جو عہد نبوی اور راشدین کے زمانے میں پائی جاتی تھی۔

(نگار لکھنؤ 63ء)

آگے انہوں نے لکھا:-

جب میں نے اس کے مؤسس و بانی کی زندگی اس کی تعلیمات و تنظیم پر غور کیا تو ماننا پڑا کہ اس وقت یہی ایک جماعت ایسی ہے جس نے اس نکتہ کو سمجھا کہ اصل ایمان محض اقرار باللسان نہیں بلکہ اقرار بالعمل ہے اور انہی مظبوط تنظیم و استقامت کردار سے زندگی کی راہیں بدل دیں ذہنی اقدار بدل دئے۔ زاویہ فکر و نظر بدل دیا اور مسلمانوں کو پھر اس راہ پر لگا دیا جو بانی اسلام نے متعین کی تھی۔ بانی احمدیت کے متعلق میرا مطالعہ ہنوز تشنہ تکمیل ہے اور میں نہیں کہہ سکتا کہ مرزا صاحب کی سیرت ان کی تعلیمات ان کی دعوت و اصلاح ان کی تفہیمات قرآنیہ ان کے عقائدی نظریے اور ان کے تمام عملی کارناموں کو سمجھنے کے لئے کتنا زمانہ درکار ہوگا کیونکہ ان کی وسعت و ہمہ گیری کا مطالعہ قلزم آشامی چاہتا ہے اور یہ شائد میرے بس کی بات نہیں تاہم اگر اس وقت تک کے تمام تاثرات کو اختصار کے ساتھ بیان کرنے پر مجبور کیا جائے تو میں بلا تکلف کہہ دوں گا کہ وہ بڑے غیر معمولی عزم و استقلال کا صاحب فراست و بصیرت انسان تھا جو ایک خاص باطنی قوت اپنے ساتھ لایا تھا اور اس کا دعویٰ تجدید و مہدویت کوئی بادر ہوابات نہ تھی۔

بحر حال اس سے انکار ممکن نہیں کہ مرزا صاحب بڑے مخلص انسان تھے اور یہ محض ان کے خلوص کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں کی بے عمل جماعت میں عملی زندگی کا احساس پیدا ہوا اور ایک مستقل حقیقت بن گیا۔

(نگار لکھنؤ 61)

حق بات کہنا بہت بڑی دلیری ہے۔ حق کو باطل کہنے کی علامہ میں جرأت نہیں تھی۔ انہوں نے دلیری دکھائی یہ غیر جانبدار ضرور تھے مگر آج کل کے ملاؤں کی طرح منافق نہیں تھے۔ ☆☆☆